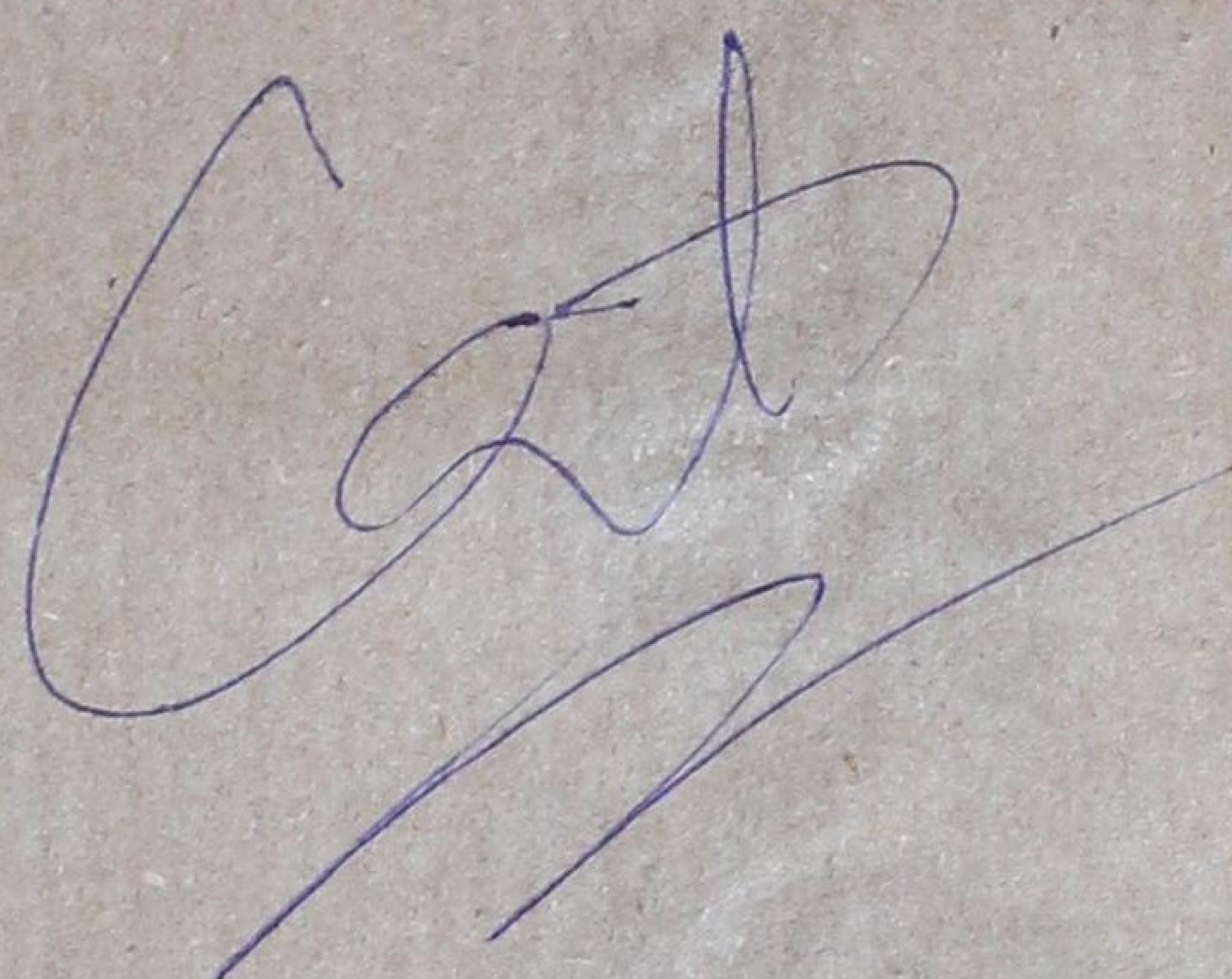


(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

اوم

پورانک وشکشا پردھارمک ناٹک

بڑی بڑی پارسی تھیٹریکل کمپنیوں کا لوک پریہ ناٹک

نل دمینتی

مصنف

انیک ناٹکوں کے لیکھک

شری یت ماسٹر چند بھان چندر جھجر نواسی

ملنے کا پتہ

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی ۶

(قیمت:- بارہ آنے)

پاتر پریچے

راجا نل :- نیشد دیش کے راجا اس ناٹک کے مکھیہ پاتر۔
بھیم سین :- وِردبھ دیش کے راجا دمینتی کے پتا
پُشکر :- مہاراجہ نل کے چھوٹے بھائی
رتوپرن :- اودھ دیش کے راجہ
اندر :- سورگ کے راجا سُرراج

ورون
کوبیر } دیوتا گن
اگنی

دواپر
کلیگ } یگ

یم :- یم راج
دوارپال، بالک براہمن سُوتر دھار وغیرہ

استری پاتر پریچے

دمینتی :- مہاراج بھیم سین کی پُتری مہاراج نل کی پتنی
مادھوی :- دمینتی کی ماتا
راج ماتا :- دمینتی کی موسی سونندا کی ماتا انکاوتی کی ماتا
سونندا :- دمینتی کی موسیری بہن
کیشنی :- دمینتی کی مکھیہ سکھی
اندر سینا :- مہاراج نل کی پُتری
سکھیاں نٹی نرت کارئیں داسی وغیرہ

جے ہند

نل دمنتی ناٹک

انک پہلا　　　　درشیہ پہلا

ستھان شوالیہ

(بالیکاؤں کا الشیو پرارتھنا کرتے نظر آنا)

منگلاچرن

جے جے سندر شیام بہاری
ہے اسوراری گرد ور دھاری　　جے جے سندر
آج لاج کاج آن، راکھو راؤ مان
سکھ کریئے دکھ ہریئے ہم ہیں شرن تمہاری　　جے جے سندر...
عرض پیش ہے دنیش رٹت سنیش اور مہیش
دین بندھو کٹے پھند ونتی یہ ہماری　　جے جے سندر...
چندر کے سمان آپ، سُر نر منی کرت جاپ
کون موہن رہے ہیں ناتھ ہے تو ہیں اناری　　جے جے سندر...

(بالیکاؤں کا گاتے گاتے ایک طرف پر ستھان دوسری طرف سے سوتر دھار کا پرویش)

سوتر :- دھنیہ پربھو کے نام سے ہیں کٹتے دکھ
ہم سب کے رکشک وہی شری نند کے چند

نٹی :- دوسری طرف پرویش کر کے ستیہ سوامی
نٹ ور گردھر کے بنا نیٹے کون کلیش
نیتی نیتی کہتے ہیں چاروں وید ہمیش

سوتر :- کون ہر دیا نگنی اچھا ہوا تم بھی سمے پر ہی آ گئی - انیتھا تبانا پڑتا، یا سویم تمہارے پاس جانا پڑتا -

نٹی :- ہاں سوامی آگیا سنائیے - میرے لائق کوئی سیوا ہو تو بتلائیے

سوتر :- دیکھو پرانیشوری درشکوں کی بھیڑ اپار ہے اسلئے میرا وچار ہے کہ

نٹی :- ہاں ہاں آگیا دیجئے کیا وچار ہے -

سوتر :- یہ ہی کہ آج کوئی اچھا درشیہ رنگ منچ پر رچا کر شردھا یا سماج کے من کو بہلاؤ اور ساتھ ہی ساتھ شکشا بھی دیتے جاؤ

ایسی شکشا دو انھیں جو بچ جائے لاج
ہوئے تماشا شکشا بھی ایک پنتھ دو کاج

نٹی :- آریہ پتر آگیا دیجئے، کونسا ابھینے آج رنگ منچ پر رچانے کا وچار ہے -

سوتر :- پریہ آج یہاں ودوان اور گن وان بھی آئے ہیں اندر دھن و دھنوان بھی آئے ہیں - اور بالک ورِدھ جوان بھی آئے ہیں اور نادان سے نادان بھی آئے ہیں جو اپنی اپنی امنگ ہردے میں لائے ہیں - اس لیے بتاؤ آج چندر بھان، چندر کانت نل دمینتی

ناٹک ہی رنگ منچ پر رچاؤ۔

نٹی :- اچھا سوامی جاتی ہوں اور آپ کی آگیا پر آنکھوں کو بچھاتی ہوں اس سے پہلے آؤ۔ سوامی شری شنکر جی کی ستوتی گاؤ جس سے اپنا پریاس سپھل ہو جائے۔

سوتر :- ہاں تم ستیہ کہتی ہو۔ ہر کام میں پہلے اپنے اِشٹ دیو کا ہی سُمرن کرنا اچھا ہوتا ہے۔

(دونوں کا شِو جی کی پنڈی کے سن مکھ گھٹنے ٹیک کر پراتھنا کرنا)

گائن

لگے شِو شِو سب سُمرن کرنے لگے
بیٹھے سکل سماج آج مِل آنند درشن لا گے
سُر نر مُنی جب دھیان دھرت ہیں کرت وِنیہ مَن لا
سا رے، گا، پا، دھا، نی، سا، ہم دیکھو جب ایسا آوے
کرتّا کا جگدھا دِھن کا، کرطھتا کا گدھون کا
کرٹت کا گن دِھن کا ۔ شِو شِو ......

(دونوں کا پرستھان)

انک پہلا — درشیہ دُوسرا

(استھان باٹیکا)

(نل ایک تالاب کے کنارے ویاکل چت بیٹھا ہے)

نل (سویم) آہا بر ابر کا بھائی پشکر اپنے اتیا چار دل اور دُشٹتا کے کارن پتاجی کی آگیا سے دیش سے باہر نکالا گیا۔ تب سے کبھی درشٹی نہیں آیا۔ میں نہیں رویا۔ پتاجی اس اسار سنسار میں راجیہ کا بھار میرے کندھوں پر لاد کر چل بسے۔ پرنتو یہ نہیں رویا پرنتو آج رات کے سوپن نے مجھے کیسا ویاکل بنا دیا۔ میرے چندر سے مکھڑے کو ایک طرح کا گرہن سا لگا دیا۔ آہ جب اس سوپن کی مجھے یاد آتی ہے تو ایک طرح کی ویدناسی جاگرت ہو جاتی ہے

دیکھ کر سوپن یہ سُندر مورتی اِک نار کی
تب وِرہ ویدنا نے آہوں کی بھرمار کی
کس غضب کی مورتی تھی حُسن کا مہتاب تھا
ورشا تھا بیکنڈ تھا ایسا نرالا خواب تھا

بسنت :- (پرویش کر کے) ہیں یہ کیا آپ کس سے باتیں کرتے ہیں آخر کونسا ملال ہے جو اتنا خیال۔ نہ راجیہ کاج کو سنبھالا۔ ایکدم ہی سب کاموں کو بسار ڈالا۔

نل :- کیا بتاؤں متر۔ مجھے جو رنج غم الم ہے۔ کیا بتاؤں
میں اپنی چنتا کی کہانی کیا بتاؤں
سوپن جو دیکھا تھا میں نے اس میں یہ تصویر بھی
میں تھا اور اک محل تھا سُندر سی اک تصویر تھی

بسنت :- مہاراج اس فکر کو ہٹاؤ جو در اصل بات ہے۔ سو سناؤ۔

نل :- متر اگر سننا چاہتے ہو تو سنو۔ میں سناتا ہوں۔ جب رات کو سویا۔ تو سوپن نظر آیا۔ تبھی ایک سندر راج کماری نے آ کر مجھے جگایا۔ بس میرا من میرے قابو میں نہ رہ پایا۔ بس تبھی سے میں پاگلوں کی طرح ہو کر آنسو بہاتا ہوں۔ پرنتو پھر بھی وہ سوپن نظر نہیں آیا۔

بسنت :- ہاں تو آگے اور سنائیے اس کا رہسیہ اور کچھ بتائیے۔

نل :- بس تبھی سے میری حالت بیتاب ہے۔ مان لو اس سے جو میرا جواب ہے۔

تو بتاؤ کیا جواب ہے مجھے سمجھاؤ۔

نل :- یہ ہی کہ یا تو میں مر جاؤں گا یا اس کو پاؤں گا۔

بسنت :- تو کیا راج پاٹ کا بھی کچھ خیال نہیں۔

نل :- ابھی اس بات کا کچھ الو مان نہیں

بسنت :- تو جاؤ راج باٹیکا میں ہی اپنا من بہلاؤ

نل :- ہاں چلو کچھ تو مجھے پریتن بتاؤ

(دونوں کا آگے بڑھنا اور ہنسوں کو دیکھنا)

نل :- دیکھو بسنت یہ کیسے سندر ہنس نظر آتے ہیں۔

بسنت :- واستو میں دیکھنے والوں کے ہردے کو اپنی طرف کھینچے جاتے ہیں۔

نل :- تو جاؤ۔ متر بسنت ان کو پکڑ لاؤ

بسنت :- بھلا یہ کبھی ہاتھ آئیں گے۔ جو بن کے جیو ہیں دیکھتے ہی اڑ جائیں گے۔

نل :- اسو یم اسے کون کس کے کام آتا ہے جب پڑتی ہے۔

وہی اپنی کرنی کا ڈنڈ پاتا ہے (پرگٹ) اچھا مِتر تم یہاں ٹھیرو اور میں جاؤں مُکتی
چلاؤں اور انہیں سے ایک کو پکڑ لاؤں۔

(راجا نل کا ہنس پکڑنے کو جانا، سب کا اُڑ جانا اور ایک سُنہرے ہنس
کا ہاتھ آ جانا۔)

ہنس :۔ مہاراج اگر میں آپ کے ہاتھوں سے مُکتی پاؤں تو اُڑ کر اپنے ساتھیوں سے جا ملوں
نل (آشچریہ سے) ہیں یہ کیا؟ یہ ہنس بھی جیبھ کو کھولتا ہے۔ جس طرح منش
بولتے ہیں۔ ٹھیک یہ بھی اسی طرح بولتا ہے۔ دیکھو کیسی میٹھی بات کرتا ہے۔ اس
طرح میرے ہاتھوں سے مُکتی چاہتا ہے (پرگٹ) دیکھو ہنس راج تم مت
گھبراؤ میں تمہیں ہر طرح سے سُکھ پہنچاؤں گا سُورن میں تیری چونچ
مڑھواؤں گا۔

ہنس :۔ یہ ستیہ ہے پرنتو راجن! میں اپنی ہردیشوری کے بغیر تڑپ
تڑپ کر مر جاؤں گا۔

نل :۔ اچھا ہنس راج تمہاری بات پر وشواش کرتا ہوں اور گھبراؤ نہیں تمہیں
ابھی آزاد کرتا ہوں۔ پرنتو میری بات بھی دھیان میں لاؤ۔ کبھی مجھے تو نہیں بھول جاؤ گے
ہنس :۔ نہیں نہیں میں آپ کو کبھی نہیں بھلاؤں گا۔ اچھا ہے کہ
اپنا جیون اسی سروور کے کنارے بتاؤں گا۔

نل :۔ (سوئیم) ہیں یہ تو ابھی سوتنتر ہونے کی پرارتھنا کرتا
تھا۔ پرنتو اب سروور کے کنارے ہی رہنا چاہتا ہے۔
آخر یہ کیا کہنا چاہتا ہے (پرگٹ) ہنس راج تمہاری اس بات

کا مطلب کچھ سمجھا نہیں جاتا ہے۔

ہنس :۔ مہاراج۔ جب آپ کو مجھ پر اتنی دیا آئی تو میرے ہردے میں آپ کے ساتھ سہانو بھوتی سمائی۔ اب سوچ رہا ہوں کہ کوئی تدبیر چلاؤں۔ آپکے اپکار کرنے کے بدلے میں بھی آپ کی چنتا مٹاؤں۔

وہ گنے سم جیو ہیں جن کے اوچھے کرم

سیوک سیوا بھاؤ سے پالے اپنا دھرم

نل :۔ آہ میں کیا سناؤں۔ میرے ہردے میں ایک تیبر ویدنا کا آدھار ہے، میں اسی میں پھونکا جاتا ہوں۔ سوپن میں ایک راج سوتا کو دیکھ کر پھنکا جاتا ہوں۔

سُپنے میں لکھ کا مناسب شدھ بدھ بسرائی

دیوتا سم بھی کوئی پھیر نظر نہیں آئی

ہنس :۔ سمجھا میں تمہاری بات کا تات پریہ سمجھا۔ وہ اور نہیں ودربھ دیش کے مہاراج بھیم سین کی پتری دمینتی ہے اپنے سوندریہ کے آگے دیو بالاؤں کو بھی مات کرتی ہے۔ اگر آ گیا پاؤں تو وہاں جاؤں وہ آپ کو اپنا لیگی یا نہیں اس کے من کا بھید لے آؤں۔

نل ۔ (اسویم) ہیں یہ کیا دمینتی ہاں ٹھیک ہے وہ دمینتی ہی ہوگی میں اس کے تیج کی بڑائی سُن چکا ہوں۔ اسی مدھر مورتی نے میرے ہردے کو اتنا دیا کل بنا دیا۔

تدبیر بھی ہوتی ہے تقدیر کے آگے

سر جھکتا ہے شہ زور کی شمشیر کے آگے

اب اندھکار بیتا ہوتا ہے اُجالا

پاؤں گا درشن اس کے رٹ کر کے اس کی مالا

(نل پاگلوں کی طرح جس اور دیکھتا ہے دمینتی ہی نظر آتی ہے۔ وِکل ہو کر ہنس کو مکت کر آگیا دینا ہنس اُڑ جاتا ہے۔ نل ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہ جاتا ہے۔

(پٹا کھشیپ)

انک پہلا درشیہ تیسرا

(ستھان پشپ باٹیکا)

(دمینتی کا سکھیوں کے سہتا پرویش)

سکھی نمبر ۱۔ آہا جدھر دیکھو باٹیکا میں آنند آتا ہے

سکھی نمبر ۲۔ ہاں ہاں وہ دیکھو رتوراج بسنت بھی اپنی اُدبھت بہار دکھاتا ہے۔

سکھی نمبر ۳:۔ جدھر دیکھو بسنتی پشپوں سے کیسی بن کی شوبھا لہلہاتی ہے مانو برہما کے اوپر بسنت کی سینا چڑھ آئی ہے۔

سکھی نمبر ۴:۔ آم بورا ہوا ہے، سرسوں پھولی ہے۔ ہر ایک کلی رنگ لائی ہے جنہیں دیکھ کر کوئل مستائی ہے۔

سکھی نمبر ۵:۔ اور ادھر دیکھو کلی کلی کا رس لینے کو بھنوروں کا جھنڈ کیسا مست ہو کر راگ بسنت گاتا ہے۔ مانو اپنے ہردے کی اُمنگ کو اس بھن بھن کے روپ سُنانا چاہتا ہے

سکھی نمبر ۶۔ اجی یوں کہو! کلیوں کا رس پان کر کے اپنی بھوک کو مٹاتا ہے۔

سکھی نمبر ۷ (دمینتی) اجی تم بھی تو کچھ سناؤ۔

دمینتی :- مان جاؤ۔ مجھے تمہاری یہ چھیڑ چھاڑ نہیں سہاتی۔ اس سے مجھے نہ ستاؤ۔

سکھی نمبر ۱۔ تو تم کیوں نہیں اپنے ہردے کی سناتی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی کے ویوگ میں رہ رہ کر دکھ پاتی ہو۔

سکھی نمبر ۲ :- یا کمودنی کی بھانتی چندر کو نہ پا کر ویاکل ہوئی جاتی ہو

سکھی نمبر ۳ :- اجی یہ ہمیں اپنی باتیں کیوں بتائیں گی۔ یہ تو پریتم کے گلے میں بیّاں ڈال کر اپنی رام کہانی سنائے گی۔

سکھی نمبر ۴ :- ارے نگوڑی بات کیوں چھپاتی ہے۔ آخر اجکیماری تو کس کی یاد ستاتی ہے صاف صاف کیوں نہیں بتلاتی ہے

سکھی نمبر ۳۔ اچھا اچھا سنو ہماری سکھی نل پر دیوانی ہے۔ ان کے اسکے کے بنا ہی اِہنیں اتنی حیرانی ہے۔

سب :- ہاں ہاں سمجھی چندر کے بنا چکوری کب چین پاتی ہے وہ بھی تو سندر ہے تبھی تو رہ رہ کر ان کی یاد ستاتی ہے۔

سکھی نمبر ۵ :- اگر وہ بھی اِنھیں پائیں تو چھاتی سے لگا کر بھونر کی بھانتی تمام رس چوس جائیں۔

دمینتی :- کیوں ری تو بڑی ڈھیٹ ہوئی جاتی ہے جیا نی نرلج ہوئی جاتی

سکھی نمبر ۶ :- اجی اس میں نرلج کی کیا بات ہے۔ یہ تو کلی اور بھونر کا ساتھ ہے۔

دمینتی :- اچھا سمجھی تم یوں نہیں مانتی تو میں چلی جاتی ہوں، تم نہیں تو میں ہی تم سے پیچھا چھڑاتی ہوں۔

(دمینتی کا ان کے پاس سے تال کے کنارے جانا وہاں ہنسوں کو دیکھ کر پکڑنے کو دوڑنا۔ راج ہنس کے علاوہ سب کا اڑ جانا۔ راج ہنس کو پکڑنا۔

ہنس :- راجکماری جی میرے پکڑنے سے تمہارے ہاتھ کیا آئے گا۔ اپنے آرادھ دیو کے چرن پکڑو۔ جو تمہارے ہردئیے کے اندر دیوگ روپی جوالا کو اپنے مدھر پریم سے بجھائے گا۔

دمینتی :- یہ کیا میرا وام انگ پھڑک کر کچھ شبھ سمواد سنانا چاہتا ہے اور یہ ہنس مجھ سے مدھر بولی کیوں سناتا ہے۔ ہے پربھو یہ کیا مایا ہے کہیں سے پنچھی ہی تو میرے پریم کے دیوتا کا سماچار نہیں لایا ہے۔

ہنس :- ہاں ہاں تمہارے پجاری نے ہی مجھے پریم کا پتر دے کر بھیجا ہے

دمینتی :- (پچکار کر) تو سنا انہوں نے کیا کہا ہے۔ بہت دیر مت لگا۔

ہنس :- اچھا راجکماری سن میں نیشد دیش سے آیا ہوں۔ انہوں نے تمہیں سوپن میں دیکھ کر اپنے آپ کو بھلا دیا۔ راج پاٹ سے من ہٹا دیا اگر اب وہ تمہیں نہ پائیں گے تو یوں ہی تڑپ تڑپ کر مر جائیں گے اب جو کچھ تمہاری اچھا ہو تو بتاؤ کیا تم بھی انھیں اپنے ہردے میں جگہ دو گی۔ صاف صاف سناؤ

جیسی تم سُندر سُدھر ڑھ ویسے ہی راجکمار
جوڑی تیری اور ان کی خوب گھڑی کرتار

دمینتی :- ہنس راج، میرے ہردے مندر میں تو پہلے ہی اُنکا نواس تھا۔ پرنتو وہ بھی مجھ سے پریتی کرتے ہیں۔ صرف یہی نہیں وشواش تھا۔ اب کچھ بھی ہو میں تو اُنکی سُندر من موہک پرتِما کو اپنے ہردے ستھل میں کر چکی ہوں۔ میں تو پہلے ہی ان کو بَر چکی ہوں اور اپنا سرو سو ان کے ہی شری چرنوں میں بھینٹ کر چکی ہوں۔

میں ان کے نام یہ زندگی ساری مِٹا دونگی
مگن من ہو کے اپنے ہاتھ سے مالا پہنا دونگی

ہنس :- اچھا پرنام راجکماری میں جاؤں اور یہ تمہارا اُتر روپ امرت اس پریم کے پیاسے کو جا پلاؤں۔

دمینتی :- اچھا جاؤ، پنچھی جاؤ۔
(ہنس کو اُڑا دینا۔ ہنس کا اُڑ جانا۔ اور دمینتی کا ٹکٹکی لگاکر دیکھتے رہ جانا)

(پٹا کھشیپ)

انک پہلا درشیہ چوتھا

ستھان دیولوک

(دیوتاؤں کے ساتھ اندر کا پرویش)

اندر :- ہاں تو دمینتی کے پانے کا کیا اُپائے ہے کوئی تدبیر چلاؤ۔

جیسے بھی ہو سکے دمینتی کو لاؤ۔

برون :- یہ تو تمہیں بتاؤ۔ کیا بات بنائی جائے کیسے اسے پایا جائے۔

کوبیر :- میری رائے ہے تو کسی کو دوت بنا کر بٹھایا جائے

اگنی :- ہاں کوئی ابھنیے رچایئے۔ جال بچھایئے۔ کسی کو دوت بنا کر بٹھایئے پہلے اس کے من کی تھاہ پایئے۔

یم :- ہاں ایسا کرنے سے سب کام بن جائے گا۔ اور آپ کے علاوہ اور کسی کو بھی اپنا نہیں بنایا جائے گا اور جہاں تک میرا خیال ہے آپ کے سامنے کسی کو بھی خاطر میں نہیں لایا جائے گا۔ کیونکہ آپ کو اپنا پتی بنا کر سورگ کے آنند پائے گی۔ اور دیوانگنا کہلائے گی۔

برون :- ستیہ ہے دیوتاؤں کے اپنانے کی دُھن پائے گی تو جے مالا پہنا کر ہم میں سے ہی کسی کو اپنا پتی بنائے گی۔

اندر :- بس تو یہ ستیہ ہے کہ کام بن جائے گا۔ پرنتو دوت بنا کر کس کو وہاں بھیجا جائے گا۔

کوبیر :- (سامنے دیکھ کر) ارے یہ کیا لو کام ہو گیا۔ وہ دیکھو نل کا رتھ کتنی تیزی سے جاتا ہے۔ اسی کو دوت بنا کر بٹھایا جائے میری تو یہ سمجھ میں آتا ہے۔

اندر :- ہیں یہ کیا واستو میں نل کا رتھ جاتا ہے۔ بس تو غضب ہو گیا جو نل ودربھ دیش میں پہنچ جائے گا تو اپنا بنا بنایا کام بگڑ جائے گا

برون :- نہیں آپ کا ویرتھ کا انومان ہے۔ وہ دیوتاؤں کے سامنے خرگوش کے سمان ہے۔ اس کو پراست کر دیجئے اور اپنا کام کیجئے۔

اندر :- وہ مہابیر ہے اگر ہم اس سے بات بڑھاتے ہیں تو کبھی وجے نہیں پائیں گے۔

کوبیر :- اجی آپ ویرتھ ہی بات بڑھاتے ہیں۔ اس کو دوت بنا کر کیوں نہیں بھیجتے ہیں۔ آپ تو ناحق گھبرائے جاتے ہیں۔

اندر :- تو یہ کیسے ہو جائے گا

برون :- سب دیکھا جائے گا۔ جو ہم چاہیں گے وہ سب ہو جائے گا۔

اندر :- وہ کس طرح

اگنی :- دیکھو وہ ادھر ہی آتا ہے اس سے بات بناؤ۔ وچن بھراؤ اس طرح اسی کے دوارا یہ کام بناؤ۔

اندر :- اچھا تو ساودھان ہو جاؤ۔ وہ ادھر کو ہی آتا ہے۔

(نل کا رتھ میں بیٹھے ہوئے پرویش۔ رتھ سے اتر کر)

نل :- بھگوان ! داس کا پرنام سویکار کیجئے۔

اندرادی :- کلیان مستو۔ راجن دکھ اور سنتاپ سے شریر جلا جا رہا ہے۔ میرا ہردے تمہاری دیا درشٹی مجھ پر ہو جاوے۔ تو میرے وکل ہردے کو شانتی مل جائے۔

ہے مصیبت کی گھٹا سر پر مرے چھائی ہوئی
کیجئے رکھشا ہماری آتش ہے لائی ہوئی

نل :- جب آپ شرن میں آ گئے تو نہ گھبرائیے۔ جو میرے یوگیہ سیوا ہو بتلائیے۔

شرن آئے کو اپنے پران دے کر بھی بچا دوں گا
وچن جو دے رہا ہوں۔ انھیں حد تک نبھا دوں گا

اندر :- اچھا راجن پہلے ہم اپنا پریچے کراتے ہیں ہمیں سُر راج اندر کہتے ہیں۔ اور یہ ہمارے ساتھ کو بیر اگنی دیم راج آئے ہیں جو میری مصیبت میں ہاتھ بٹاتے ہیں۔ اور ہماری سہایتا کیجئے۔ کشٹ ہریئے۔ دِنیہ یہی ہے۔

نل :- ہاں تو آ گیا سُن لیجئے۔ جو میرے لائق سیوا ہو۔ سو بتلایئے۔

اندر :- تو کیا واستو میں تم ہمارا کام کرو گے۔

نل :- ہاں ہاں جو آپ آگیا دو گے۔

اندر :- تو پہلے پرتگیا کیجئے۔

نل :- بھگوان۔ کھشتریہ کل کی ریت ہے کہ جو شبد جیبھ سے نکالو تو اسے پورا بھی کر ڈالو۔ مہاراج چھتری کبھی بھی پیچھے قدم نہیں ہٹاتے ہیں۔ مرتے مرتے بھی اپنے بچنوں کو نبھاتے ہیں۔

چھتریوں کا دھرم ہے مر جائے اپنی آن پر
مر کے بھی دھبہ نہ آنے دیں گے اپنی شان پر

اندر :- ہاں راجن! ٹھیک کال سے بات پر مٹ جانا چھتریوں کا پرم کرتویہ ہے۔ اور پھر یہ نشٹوں کی تو یہی ریتی ہے۔ اتیوَ سوچ

سمجھ کر شبد مُنہ سے نکالئے ۔ پھر سوچ سمجھ لیجئے ۔ ایسا نہ ہو کہ تم پیچھے پچھتا ہو جاؤ ۔ اور ہجنوں سے لوٹ کر ناحق چھتری دھرم کی شان کو کلنک لگاؤ ۔

نل :- آپ ناحق ایسی بات مُنہ سے نکالتے ہیں ۔ آپ وچن بھرلاتے ہیں یا مجھے ایمان کی بھٹی میں جھونک کر جلاتے ہیں ۔

دھرتی جائے گگن میں اور گگن پاتال میں جائے
مگر یہ غیر ممکن ہے زباں میری بدل جائے
پران جاویں بلا سے پرن مُنہ سے ناہی موڑتے
کہدیا جو کچھ زباں سے کر کے پورا چھوڑتے

اندر :- آ گیا اب ہمیں پورن وشواش آ گیا ۔ تو آپ ہمارا یہ کام بنائیے اور ودربھ دیش کی راجکماری دمینتی کے پاس ہمارا ایک سندیش لے جائیے ۔ اور اسے سمجھا کر کے بتائیے کہ دیو آدی دیو اندر تمہارا پانی گرہن کرنے کی ابھیلاشا میں یہاں آئیں گے ۔ اور جلتے جی تمہیں سورگ کا سُکھ پہنچا کر تمہیں سورگ کی دیوی بنائیں گے ۔

نل :- ہیں یہ کیا بات ہے یا بجر اگھات ، آہا جس دمینتی کے پریم میں دیا کل ہو کر دن رات آنسو بہائے ۔ نا جل پیوں ۔ نا روٹی کھاؤں ۔ آہ جس دمینتی کے پریم میں آج تک چین نہ پایا جس دمینتی کے پریم میں راج اور پاٹھ کو ٹھکرایا ۔ بھلا اس پر اندر دیو کا سندیش کیسے پہنچاؤں ۔ کیا ایسا کر کے سوئم اپنے آپ اپنے پیروں پر کلہاڑی چلاؤں ۔ نہیں مجھ سے کدا چت ایسا نہیں ہو سکتا ۔ کچھ سوچ کر ، ہیں تو کیا میں بچن بدھ ہو جاؤں ۔ ایسا کر کے اس چھاتر دھرم کو بٹا لگاؤں ۔ آہ ایک اور تو چھاتر بل

کی پرتگیا اور دوسری طرف پریم ، سوچ او نل سوچ پریم وش سمان ہے اور پرتگیا کا پالن کرنا چھتری دھرم کی شان ہے ۔ آہ کیا کروں کیا بناؤں ۔ پریم کو پالوں یا بچنوں کو نبھاؤں ۔

اندر :۔ مہاراجن ! ۔ اس طرح کیوں چپ ہو بولو جس الجھن میں الجھے ہو اس کی گتھی کھولو ۔ بولو ۔ اقرار یا انکار ۔

سب :۔ ہاں ہاں جو کہنا ہے صاف کہو ۔ دیر ہوتی ہے ۔ خاموش مت رہو ۔

سوچ کر دیئے بچن چاہیئے ہر انسان کو
آج تم بٹا لگانے ہو بڑوں کی شان کو

نل :۔ (چونک کر) ہیں یہ کیا کہا بڑوں کی شان پر بٹا ۔ نہیں ایک چھتری کبھی بچن بھرشٹ نہیں ہوگا ۔

مکیں بدلے مکاں بدلے زمین اور آسماں بدلے
مگر یہ غیر ممکن ہے کہ یہ میری زباں بدلے

اندر :۔ ہاں تو جاؤ ۔ راجن دیر نہ لگاؤ ۔

نل :۔ جو آگیا ابھی جاتا ہوں ۔ شیگھر تا پورک آپ کا کام کر کے آتا ہوں ۔

(سب کا ایک اور ۔ دوسری اور نل کا پرستھان)

انک پہلا　　　　درشیہ پانچواں

ستھان راج باٹیکا

گائن

کسی کی راہ میں آنکھیں لگائے بیٹھے ہیں
ہم اپنے دیو پر سب کچھ لٹائے بیٹھے ہیں

پریم کے پنتھ میں جب سے ہوئے ہیں ہم داخل
تبھی سے دنیا سے من کو ہٹائے بیٹھے ہیں
پریم کی مالا رلوٹں اور ملوں گی ساجن سے
ہم ان کے در پہ ہی سر کو جھکائے بیٹھے ہیں
پریم کا پنتھ نرالا ہے اس جہاں سے سُنو
"چندر" کی چاندنی میں غم مٹائے بیٹھے ہیں

نک :- آہا پریم کا پنتھ بھی سنسار سے نرالا ہے جو اس مارگ میں قدم بڑھا دیتا ہے، وہ سنسار سے اپنے من کو ہٹا کر صرف اپنے آرادھیہ دیو پرسویَم اپنے ہردے کو لٹا دیتا ہے۔

کرم دھرم سب چھوڑے نتیہ کرم اور نیم دَ
تب ہی ہوتا پراپت یہ ستیہ ہے سچا پریم

(سکھیوں کا پرویش)

لوری :- ہاں سکھی پریم سنسار میں ایسی وستو ہے۔ جو کاٹے سے نہیں کٹتا توڑے سے نہیں ٹوٹتا، پرنتو تمہیں اتنا ادھیر نہیں ہونا چاہیے پریم کے پجاری کو ہر سمے ادھیر نہیں ہونا چاہیئے۔ جب سمے آئے گا تو سویَم آشا کا دُوار کھل جائے گا۔

ندنی :- اور جب کلی کھلتی ہے تو اس کے پاس بھنورا بھی آئیگا ہم سب دیکھتی رہ جاویں گی۔ اور وہ تمہیں لے جائیں گے۔

ر :- کہاں سکھی اب دو چار دن میں یہ ہم کو چھوڑ کر چلی جائیں گی اور ہم سے پریم توڑ کر مہاراج نل سے پریت لگائیں گی۔ ودربھ دیش کو چھوڑ کر نیشد دیس کی شوبھا بڑھائیں گی۔

دمینتی :- ہٹو مجھے گرمی ستاتی ہے۔

چکوری :- یا پریتم کی یاد آتی ہے

چاندنی :- تو میں پنکھا لاؤں یا یہ لو آنچل کی ہوا ۔ سے ہی تمہاری گرمی مٹا دوں

دمینتی :- نہیں نہیں جانے دو۔ اور مجھے گھوم پھر کر ہوا کھانے دو۔

چندرکا :- پیاری سکھی کچھ دن تو سیوا کرا لو۔ پھر تو مہاراج نل سوئم تمہاری سیوا کریں گے۔

(مہاراج نل کا پرویش)

نل :- (سوئم) ہاں بھاگیہ کے بغیر کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ کوئی بھی لاکھ تدبیر چلائے۔ پرنتو تقدیر بغیر کچھ نہیں پاتا۔ بھاوی بلوان ہے۔

دیکھو یہ سنسار میں بھاوی ہے بلوان
ودھی نیتی اٹل جہان میں کہت ہیں چتر سجان
میں چاہتا ہوں اور کچھ چاہتے نہیں بھگوان
من کا چاہا ہوتا نہیں دیکھا کر کے دھیان

یم - تجھے بار بار دھکار ہے۔ او پاپی نل جب بچن دے کر تو دوت کی حیثیت سے یہاں آیا تو پھر یہ وچار کرنا بیکار ہے۔ ہٹا دے ان وچاروں کو من سے ہٹا دے۔ بھلا دے تو دمینتی کو دل سے بھلا دے مٹا دے پریم کے چنہہ کو ہردے سے مٹا دے۔ پریم کی جوالا سے بچ اور اپنی پرتگیا کو پوری ہی نبھا دے۔

چکوری :- (نل کو دیکھ کر) دیکھو سکھی باٹیکا میں چور گھس آیا۔ بلا دو پہرے دار کو پکڑوا دو۔ مکار کو

دمینتی :- (چونک کر) کون کیا (نل کو دیکھ کر) یہ کون ہے؟

نل :- راجکماری، ناحق اتنا بھے نہ کھائیے میں کوئی چور نہیں ہوں ناحق مجھے پکڑوا کر پاپ نہ کمائیے۔ میں دیوراج اندر نے بھیجا ہوا ہوں میں سوگندھ کھا کر کہتا ہوں۔ میں دیودوت بن کر تمہارے پاس اندر کا سندیش لایا ہوں۔ دیکھو راجکماری میرے کہنے پر دھیان لگاؤ۔ اندر کو اپنا پتی چن کر سورگ کے آنند پاؤ۔

دیوتوں کے یوگیہ تم دیوی ہو کہنا مان لو
چھوڑ کر سنسار کو پتی اندر ہی کو مان لو

دمینتی :- بس خبردار یدی اپنی ڈرام کہانی بند نہیں کرے گا۔ تو بندی گرہ میں تباہی اور دکھ بھرے گا۔ جاؤ ابھی یہاں سے چلے جاؤ اور اس لالچی اندر کو سمجھاؤ۔ میں نیشدھ نریش مہاراج نل کو اپنا پتی بنا چکی ہوں۔ یہ بتا دو اب مجھے سورگ کے آنند نہیں چاہیے۔ میں اپنے ارادے پر اٹل ہوں۔ اس ارادے کو بھول جایئے۔

ی چندریکا :- راجکماری مانو:- ضد مت ٹھانو۔ دیوتاؤں کو چھوڑ کر ایک ناشوان سنساری جیو کو اپنا پتی مت جانو۔

یگیہ تپ اور دان کرتے سورگ پانے کے لیے
یوگی تپ کرتے ہیں سب بیکنٹھ جانے کے لیے
چھوڑتی ہو پھر کس لیے سورگ کے آرام کو
اندر کو اپنا کے کیوں پاتی نہیں سردھام کو

ی :- یہ میں جانتی نل ایک سنساری جیو ہے اور اندر دیوراج ہے۔ پرنتو نل ہی میرا سروسو اور ہردے راج ہے۔ وہی میرا اشٹتو اور وہی میری لاج ہے۔

نل :- مجھے شوق ہے ایک سادھارن منشیہ کے لئے سورگ کے آنند کو چھوڑتی ہو - اور مجھے شوک ہے کہ ایک منشیہ کے پریم میں دیوراج سے بھی ناتہ نہیں جوڑتی ہو۔

دمینتی :- آپ دوت کا ہی کام کیجئے۔ یہاں اپدیشک بن کر مجھے اپدیش مت دیجئے - زیادہ اور کچھ نہ کہہ کر اپنی جہوا کو بند کریجئے۔

وہی ہے پران دھن میرے نا اب انکو بسراؤں گی
نہیں پر اپنا اب سردسو اس جیون کو واروں گی

نل :- پرنتو ایسا کہنے سے دیوراج اندر کی ٹیڑھی نظر ہو جائے گی۔ اپدرو مچا ئیں گے تو نل کے ساتھ پھر شادی بھی نہ ہونے پائے گی

دمینتی :- یدی سنسار کی ساری آپتی بھی ٹوٹ جائے گی تو بھی دمینتی اپنے نشچیہ کو نہ ہٹائے گی - دمینتی مرنے کو مر جائیگی - پرنتو نل کی انی رکتا اور کسی سے بھی دواہ نہ کرائیگی -

نل :- تو کیا سورگ کا آنند بھی نہیں پانا۔

دمینتی :- سورگ سے بڑھ کر آنند اپنے ارادھیہ دیو کے چرنوں میں ہی جانا۔

نل :- تو میں یونہی جا کہوں۔

دمینتی :- ہاں تم جا کر سپشٹ کہدو کہ ایک بھارت ناری پتی سیوا کے آگے سوئم کے سب سکھوں کو ٹھکراتی ہے۔ اس لئے جسے ہردے ناتھ مان لیا ہے - انھیں ہی چاہتی ہے -

نل :- دھنیہ ہے دمینتی جو ہم پتی برت دھرم پر درڑھ پائی اور میں دھانیہ ہوں جو میں نے ایسی اچھی دیوی سے پریت لگائی (چونکر) ہیں یہ میں نے کیا کہدیا۔

دمینتی :- (سویم) ہیں دیودوت کے روپ میں میرے سرتاج میری لاج جہاز کے کھیون ہار ، نیشد دیش کے مہاراج (پرگٹ) مہاراج آپ سپشٹ بتا دو - واستو میں آپ کون ہیں ، میرا بھرم مٹا دو -

ستیہ سمان نہیں دھرم ہے پاپ جھونٹ سمائے

ستیہ کہو تم کون ہو بھید دیو سمجھائے

نل :- اچھا اگر تم سننا ہی چاہتی ہو تو سناتا ہوں ، میں نشدھ نریش نل ہی کہلاتا ہوں -

دمینتی :- ہیں تو کیا آپ ہی میرے پران آدھار ہیں - اندر لئے پرگٹ ہوا کر مجھے

نل :- پرنتو اس سمے تو ہم پرتگیا سے لاچار ہیں - اندر نے کیا دوت بنایا - اپنا سندیش دے کر تمہارے پاس بیٹھایا -

دمینتی :- سمجھی اس بہانے مجھے آزما لیا - چھما کرنا میں نے جو کچھ بھی آزمائیں

نل :- نہیں نہیں - پرکٹ لینا میرا دھرم نہیں - دیوی میں دیو دوت ہی بن کر آیا ہوں - ستیہ کہنے میں کچھ شرم نہیں - اس لئے مجھے آگیا دیجئے اور اس سمے اپنے وشے کی بات کر کے ناحق اپنے سر پاپ نہ لیجئے -

دمینتی :- اچھا تو آجاؤ - میں بھی اس سمے آپ کو روک کر پاپ نہ کماؤنگی پر جو میں کہتی ہوں اسے نہ بھلانا - اپنی چرن داسی کو شیگھر ہی سیوا میں لے جانا

نل :- دیکھو ہردے کو تھام لو - ہمت سے کام لو - سب کام بن جائیں گے ایشور کا نام لو - اچھا پریے میں جاتا ہوں - انتم پر نام لو -

(نل کا جانا - دمینتی کا دیکھتے ہی رہ جانا)

(پٹا کھشیپ)

انک پہلا

درشیہ چھیٹا

(سنھان سُرلوک)

(دیوتاؤں کی سبھا میں اندر کا رتن جڑت سنگھاسن پر بیٹھے نظر آنا)

ورُن :- دیو راج دوت آیا۔ ودربھ دیش سے کیا اُتر لایا - وہ آپ نے نہیں سُنایا۔

کوبیر :- ہاں ہاں سُنائیے - آخر دمینتی نے کیا اُتر دیا ہے۔

اگنی :- اجی اُتر تو سپشٹ گیات ہوتا ہے۔ ہاں کے بِنا اور اُتر ہی کیا دیتی۔ مجھے بھی تو بتاؤ۔ بھلا سورگ کے سُکھ کو کیسے بھلا دیتی۔

گن :- اجی دیوتاؤں کے آگے کس کی چلے گی - اندر کے سن مکھ اور کون ایسا ہے کس کی دال گلے گی۔

اندر :- اجی وہ دمینتی بڑی اگیان ہے۔ اس نے میرے سندیش کو ٹھکرا دیا۔ ایک بھولوک کی اگیان ستری کو اتنا ابھیمان ہے۔ وہ کہتی ہے کہ مجھے نشدھ نریش مہاراج نل کا ہی دھیان ہے، ان کے آگے سورگ کا سب سُکھ دھول کے و نرک کے سمان ہے۔

ورُن :- ہیں ایک بِنٹ نادان ستری کو اتنا گمان ہے تو اب کیا کیا جائے گا۔

اندر :- یدی یوں نہیں تو اب دوسرا ناٹک رچائیں گے۔ کل اس کا سوئمبر ہے وہاں جائیں گے - چھل سے، کپٹ سے، دھوکے سے، دغا سے، جیسے بھی ہو سکے گا ویسا ہی اس کو پائیں گے۔

مَیں یہ ابھیمان اس کا ہر طرح سے اب بھلا دُونگا
ارادہ جو کیا اس نے وہ مٹی میں ملا دوں گا

کوبیر:- تو ہمیں آگیا سناؤ۔ آخر کیا کریں۔ سو بتاؤ۔
اندر:- اچھا دیکھو میرے ساتھ آؤ۔ بالکل نل کا روپ بناؤ اسے چھل میں پھنساؤ۔
سب:- آگیا دیوراج
(سب کا پرستھان)۔

انک پہلا درشیہ ساتواں

ستھان سویمبر کا منڈپ

دیش دیش کے نریشوں کا اکٹھا ہو گیہ آسنوں پر بیٹھے نظر آنا۔ درشکوں کی بھیڑ ہونا۔ استری سماج کا منگل گانا۔ براہمنوں کا یگیہ رچا کر منگلا چرن کرنا۔ مہاراج بھیم سین کا براہمنوں کو دان دینا۔ مہاراج کی آگیا سے دمینتی کا جے مالا لئے سکھیوں کے ساتھ پرویش۔

سکھیوں کا گانا

البیلا چھبیلا البیلے گا نئی شان کا نئی بان کا
پیارا البیلا کوئی ایسا لے گا نئی شان کا نئی بان کا
آج سکھی ری شبھ گھڑی آئی۔ اِت اُت پیاری چھبی چھائی
وہ گل اب کھلے گا سمرن کرو ری اس بھگوان کا
نوبت باجیں دوار گھنے رے۔ آئے ہیں اَتی ویر جُھرے
اب جو ڈھونڈھ لے گا گاین تو ہوگا چندر بھان کا
(ایک اور گھڑی ہو جاتی ہے)

بھیم سین :- ویر سرداروں وراجکماری اور دیوگنوں سبھا کا اُدیشیہ ہمارے نمنترن پتر نے ہی بتا دیا ہوگا۔ تتھاپی ہم آپ کو اور بتاتے ہیں۔ یہ سویمبر کماری دمینتی کا رچایا ہے سو پسٹ جتلاتے ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں کو یہاں بلا لیا ہے۔ اور یہاں آنے کا کشٹ اسی ہیتو دیا ہے۔ وہاں کسی کا پکش نہیں لیا جائے گا۔ اور کسی طرح سے کچھ انیائے نہیں ہونے پائے گا۔ اب وہ جسے چاہے بر مالا پہنا کر اپنا جیون دھن بنالے (دمینتی کا آنا چاروں اور گھوم کر نل کی اور جانا پرنتو ایک ساتھ چھ نل دیکھ کر گھبرانا سکوچانا۔)

دمینتی :- (سوئم آشچریہ سے) ہیں یہ کیا ایک ہی صورت اور ایک ہی روپ بالکل نل جیسے چھ بھوپ ہیں۔ بھگوان اب میں کیا بتاؤں۔ میں اپنے ارادھیہ دیوتا کو کیسے پاؤں۔ اِنمیں سے کس کو جے مالا پہناؤں (کچھ سوچ کر) سمجھی سمجھی، یہ سب دیوتاؤں کی چال ہے۔ انھیں کا دھوکہ اور انہیں کی چال ہے۔ پرنتو بھگوان اگر تم میرے ستیتو کی رکشا کروگے۔ تو مجھے چھلنے کی کس کو مجال ہے۔

چل رہے ہیں چال مجھ سے دین ابلا جان کر
اس اندھیرے میں اُجالا اب میرے بھگوان کر
ستیہ ہٹھ چھوڑوں نہیں کتنی ہی دکھیاری رہوں
بروں تو نل کو بروں نہیں عمر بھر کنواری رہوں

کیشنی :- سکھی آگے جاؤ ویرتھ دلمب مت لگاؤ۔ گھڑی گھڑی کیا سوچتی ہو۔ ور مالا پہناؤ۔

دمینتی :- پیاری سکھی چتا بنا دو۔ جو جل کر مر جاؤں جہاں دوت کے روپ

میں سوامی آئے تھے۔ اسی جگہ ستیہ کے پتھ پر سوامی کے نام پر ور مالا کو
ساتھ لئے اس بھو ساگر سے پار ہو جاؤں۔ اپنے جلتے جی اس
سنسار کو پتی برت دھرم کا پالن کر کے دکھاؤں۔ یدی وواہ کروں گی
تو نل سے انیتھا دوسرے پرش کا نام تک زبان پر نہیں لاؤں۔

کیشنی :- پرنتو اس میں کیا فائدہ، بھول میں مت بھلاؤ۔ آتم ہتیا گھات کر کے
ناحق سر پاپ مت کماؤ۔

دمینتی :- آتم گھات کرنا پاپ نہیں۔ رشی منیوں کے واکیہ اٹل ہیں۔ تو ستی
ہونا آتم گھات نہیں۔ دیکھو شوجی کے پریم و بھگتی سے یگیہ میں
بھسم ہو کر بھی بھگوان شنکر کو ہی بر پایا تھا۔ اس لئے پرانوں
کی آہوتی دے کر پھر جنم دھار کر میں اپنے سوامی کو پاؤں گی۔

کیشنی :- پرنتو ایک بات میری بھی مان لیجئے۔ نل نے جو بات کہی تھی
سو ان کی بات یاد کیجئے۔

دمینتی :- انہوں نے کہی تھی۔ بتا کیشنی انہوں نے کونسی بات کہی تھی۔

کیشنی :- یہی کہ اگنی میں جلنے سے اگنی دیو تمہیں پالیں گے۔

دمینتی :- پرنتو ایسا کدا چت نہیں ہو سکتا جو جس دیوتا کے نام پر آہوتی دی
جائے گی۔ اسی کو ملے گی۔ تب میں بھی اپنے سوامی کے نام پر بھسم ہو کر اپنے آرادھ
دیوتا ہی کو پاؤں گی۔

مِٹ کوئی سکتا نہیں ہے دھرم کی تحریر کو
کیا کرے تدبیر جب کہ لائی لکھا تقدیر کو

کیشنی :- پرنتو اس بات سے کیا فائدہ

دمینتی :- ستی کے ستیہ کی پریکشا اور ایشور کی اچھا اور میرے اس پرکار

پتی دیو کے نام پر ست جانے سے بھارت کی دیویوں کو شکشا مل جائیگی تو کوئی بھی بھارت کنیا اپنے ستیہ دھرم سے بچلت نہ ہونے پائے گی۔

دیکھ لو بھگوان دیووں کی حالت دیکھ لو
دیکھ لو جگدیش مجھ ابلا کی حالت دیکھ لو

دمینتی :- (کچھ سوچ کر) ہیں پربھو میری دین اوستھا پر تمہیں بھی دیا نہیں آتی ہے۔ شوک مہا شوک کیسی الٹی بات ہے کہ باڑھ ہی کھیت کو کھاتی ہے۔ یہ رکھشک ہو کر بھکشک ہو گئے۔ ان دیوتاؤں کی کیسی نیچ درتی ہوتی جاتی ہے۔ دیکھو پربھو تمہارے ہوتے ہوئے ایک گئو سمان ابلا کیسے دیوتاؤں کے دوارا کشٹ پاتی ہے۔

سب دیوتا :- دیوی دمینتی واستو میں تم نے اپنے پتی برت دھرم کا پریچے دے کر ہمیں شرما دیا۔ دھنیہ ہے دیوی آج تم نے پریکشا میں سفل ہو کر دکھا دیا۔

اندر :- مہاراج نل آپ بھی دھنیہ ہیں۔ تمہارا پریم۔ تمہارا نیم۔ تمہارا تیاگ، تمہارا انوراگ، تمہارا کرم، تمہارا دھرم دھنیہ ہے تم نے دیو دوت بن کر ہماری آگیا نبھائی۔ اپنے ستیہ کا پریچے دے کر اپنی بانی نبھائی۔ اس لئے میری اور سے تمہیں کو نا لو کوئی دھنیہ ہے۔ جگت میں تمہارا ایش و سوریہ چندر کے سمان پرکاشمان ہوا اور تت پشچات انت سمے سورگ میں نواس ہو۔ یہ ہمارا آشیرباد ہے۔

اگنی :- اور دھرماتما نل میں بھی ستیہ کہوں گا۔ وقت پر یاد کرنا۔ ہر سمے حاضر ہو گا۔

ورن :- اے راجن اپہار سوروپ یہ مالا کام آئے گی۔ اس کے پرتاپ سدا

ایسے ہی رہیں گے۔ یہ آپ کا ئن بہلائے گی۔

کوبیر:۔ اور میری بھی بات خالی نہیں جائے گی۔ تمہاری اچھا انوسار تمہیں پتی مل جائے گی۔

(دمینتی کا نل کو جے مالا پہنانا اور نارد مُنی کا بینا بجاتے ہوئے پرویش)

گائن

نارائن سکھ دھام
رٹلے نارائن کا نام
بڑے بھاگیہ سے نرتن پایا، سو مورکھ تو نے یونہی گنوایا
بیٹھ کہیں ستھان میں مورکھ رٹلے آٹھوں یام — نارائن...
کیا پھرتا ہے بھولا بھولا مایا میں پھنس کر کیوں پھولا
چھوا یدی نارائن نا کہے برا ہے سکھ میں دھام — نارائن...
کیا کرتا ہے میرا میرا کوئی نہیں دنیا میں تیرا
سمے پڑے یہ من مورکھ کوئی نہ آوے کام — نارائن...
چھوڑ جگت کا دھندا گندا، نارائن کا بن جا بندہ
چندر چاندنی اس کی جگ میں چمک رہا ہے رام

سب:۔ دیورشی نارد کی جے

بھیم سین:۔ (اپنا آسن چھوڑتے ہوئے) پدھارئیے دیورشی پدھارئیے اور دمینتی کے سویمبر کی شوبھا بڑھائیے۔ اچھے سمے پر آپ کا آگمن ہوا۔ آپ سوئم میری پتری کا سنسکار کرا جائیے۔ مہارشی جی میری پتری نے نشدھ نریش مہاراج نل کو جے مالا پہنائی ہے اس لئے بھگوان دونوں کو آشیرباد دے جائیے۔

نارد :- نارائن نارائن کماری دمینتی نے سویمبر یوگیہ بر پایا ہے تو اب اس شبھ کاریہ میں دیر مت لگائیے۔

دمینتی اور نل کا گٹھ بندھن ریتی سے وِواہ ہونا اور سکھیوں کا بدھائیاں دینا۔ آکاش سے پشپ ورشا ہونا۔ جے جے کار کی دھونی سے منڈپ کا گونجنا۔ سب کا موشن میں ہو جانا۔

(پٹا کھشیپ)

انک دوسرا　　　　درشیہ پہلا

سِتھان مارگ

(دواپر و کل یُگ کا پرویش)

کل یُگ :- آؤ بھیّا۔ شیگھر آؤ۔ وِلمب نہ لگاؤ۔ یدی دمینتی نے کسی کو جے مالا پہنا دی تو ہم سنچت ہی رہ جائیں گے۔ سویمبر کا سمے نکل جائے گا تو ہم وہاں جا کر وہاں کیا بنائیں گے۔

دواپر :- اوّل تو ہم نے سوچنا ہی دیر سے پائی ہے اگر ایسا ہی ہوگا تو اس میں ہماری ہنسائی ہے۔

کل یُگ :- (چونک کر) ہیں یہ کیا گھڑ اٹے کا شور کہاں سے آرہا ہے۔

دواپر :- (آکاش کی اور دیکھ کر) معلوم ہوتا ہے سُر راج کا وِمان آکاش مارگ سے اُڑا جا رہا ہے۔

(وِمان کا نزدیک آنا، دونوں کا پرنام کرنا)

کلیگ :- بھگوان ہم دونوں کا پرنام سویکار کرئیے۔

اندر :- آنند رہو۔ پرنتو اتنی تیزی سے تم دونوں کہاں جانے کو تیار ہو۔

کلیگ :- ودربھ دیش کو

اندر :- کس لئے۔

دواپر :- اس لئے وہاں دمینتی کا سوئمبر ہے۔ وہاں جائیں گے۔ دمینتی کے دواہ کی بھاؤنا ہے۔ اس لئے قسمت آزمائیں گے۔

اندر :- پرنتو وہاں جانے کا کشٹ مت پاؤ

کلیگ :- کیوں کس لئے یہ کہتے ہو ہمیں بھی بتاؤ

اندر :- کیونکہ سوئمبر کا انت ہو گیا۔ دمینتی نے نشدھ نریش مہاراج نل کو اپنا لیا۔ انہیں کو اپنا جیون دھن بنا لیا۔ اس لئے ہم نے تمہیں جانے سے منع کیا۔

(اندر کا دان تہت پرستھان)

دواپر :- اوہ۔ اتنا اپمان۔ سمے نکلنے پر منتر ن پٹھایا۔ اتنا ابھیمان اُف جب تک اس اپمان کا بدلہ نہیں چکایا جائے گا میرا ہردے تب تک چین نہیں پائے گا۔

کلیگ :- لیا جائے گا۔ اس اپمان کا بدلا نل دمینتی سے لیا جائے گا جیسے بھی ہو ان کو کٹھن سے کٹھن ڈنڈ دیا جائے گا۔

اب ستائیں گے۔ آوشیہ چاہے پنیہ ہو یا پاپ ہو
جیسے ہم جلتے ہیں ان کے من کو بھی سنتاپ ہو
جو دغا اس نے کری اس کی بھی پشچاتاپ ہو
ہیں مزا ایسا پائیے اور بن میں سنکھی خود آپ ہو

دواپر :- پرنتو جس کے ہردے میں دھرم کا پرویش ہو گا۔ کیسے کلیش ہو گا

کلیگ :- ارتھات

دواپر :- ارتھات جیسی جس پرکار سندری سوروپ ہے۔ اتنی ہی بدوشی اور سوشیلا ہے۔

کلیگ :- ارے تم ویرتھ کی باتیں بناتے ہو۔ ویر ہو کر ایک ستری سے بھئے کھاتے ہو۔

ڈھول کی آواز سے شیر بھئے کھاتا نہیں
مینگھ سے ڈر بھاسکر نیچے اُتر آتا نہیں
پھوٹ دونوں میں پڑے دونوں الگ ہوجائینگے
دیکھ میرے کوپ سے یہ بن میں دھکے کھائیں گے

دواپر :- یدی تم نے یہی وچار لیا تو دیر نہ لگاؤ۔ جو بنانا ہے بناؤ۔ جلدی کرو جو کچھ بھی نشچے دھار لیا۔

(کرودھا ویش میں دونوں کا ایک اور پرستھان)

انک دوسرا   درشیہ دوسرا

ستھان پشکر کا بھون

(پشکر کا چنتت ہردے نظر آنا)

پشکر :- (سوئم اوف سوئمبر میں جا کر ویرتھ کشٹ پایا۔ ویرتھ اپنا اپمان کرایا۔ دمینتی، دمینتی واستو میں میرے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ ومینج میرے بھا گیہ نے تجھے مجھ سے جدا کرا دیا۔ دمینتی تیری جھلک نے مجھے دیوانا بنا دیا۔ آہ نل کو اپنا کر میرے ہر نے

کی جوالا کو اور بھی بھڑکا دیا۔ شوک میرا ایمان پر ایمان ہوتا ہے۔

شوک ہے دن پر دن میرا جیون نرک کے سمان ہوتا ہے۔

چین کیسے پاؤں میں دشمن کی اتنی ساگ سے
خود ہی جل جاؤں گا ایک دن اپنی ہی میں آگ سے
داغ دل کا میں مٹاؤں گا میں نل کے ڈھاگ سے
نل تو بچ سکتا نہیں ہے مجھ سے زہری ناگ سے

(کلیگ و دواپر کا پرویش)

کلیگ :- لوں گا بدلہ میں آو شیہ دونوں سے اس اَپمان کا
دواپر :- بھائی کو گرا ایک بنا دو۔ بھائی کی ہی جان کا
پشکر :- ہیں میرے گیست بھون میں میری بنا آ گیا کون آیا۔
کلیگ :- آنے والا کوئی آپ کا پیارا ہو گا۔ کلیگ اور دواپر کے سہارے سے ہی کام تمہارا ہو گا۔

دُکھ تمہارا دیکھ کر ہی اس سمے آئے ہیں ہم
آپ کی اس داد کا ارمان اب لائے ہیں ہم
نل کی ساری آبرو کا خاتمہ ہو جائے گا
تاج اس کا تم کو دے تو شادماں ہو جائے گا
نل کو اس کی کرنی کا ڈنڈ دے کے ہی سکھ پائیں گے
تم ہو راجا خاک اُس سے بن کی اب چھنوائیں گے

پشکر :- نہیں نہیں اس کے سامنے جانے کی میری مجال نہیں مجھ میں اتنی طاقت اور اتنا کمال نہیں۔

میں اُس کے سَن لکھ چلا جاؤں اتنی بھی میری مجال نہیں
وہ دیر دھیر اس کے سَن لکھا اب میری گلتی دال نہیں

دواپر:- ارے یہ کیا بے پَر کی اُڑاتے ہو نل کو دیر بتا کر ہماری آتما کو دُکھ کیوں جلاتے ہو۔ ہمیں اچنبھا آتا ہے کہ تم دیر چھتری ہو کر اتنا بھئے کیوں کھاتے ہو۔

کل سے بھئے بھیت ہو ایسا نہ کرنا چاہیئے
چھتری بھیرو اُنھیں تو ڈوب مرنا چاہیئے

کلیگ:- اور بھئے کھانا بیکار ہے

دواپر:- ہاں جب دواپر و کلیگ دونوں کی مدد تمہارے لئے تیار ہے تو نل سے بھئے بھیت ہونا بیکار ہے۔ دیکھو پُشکر ہمت کرو اور جاؤ اس کو للکار کر بلاؤ جب آویش میں آئے تو چوپڑ بچھاؤ پھر چوپڑ کی رن بھومی پر پاسے کے شستر چلاؤ اور گوٹ روپی شترو کو مار ہٹاؤ

پُشکر: سامنے جھکا کر۔ مہاراج میرا استشک مت بچاؤ۔ نیا نل جیسا جوئے کا ادوتیہ کھلاڑی ہار جائے گا۔ بھلا وہ دیوت ودیا کا ادوتیہ ودوان مجھ سے مات کھا جائے گا۔

لیکھ ہیں ودھنا انکِت من میرا بھئے بھیت ہے
سرو شکتی کوئی لگائے پھر بھی اُس کی جیت ہے

کلیگ:- ارے جب ہم تمہارے ساتھ ہیں تو ڈرنے کی کیا بات ہے در اصل تم ہماری شکتی کو نہیں جانتے تبھی تو ہمارے کہنے کو نہیں مانتے۔ نل تو کیا یدی سنسار بھی آ جائے تو بھی دواپر اس کاریہ میں ادوتیہ ہے۔ اسمبھو ہے کہ کوئی دواپر سے جیت جائے

دواپر :- ہاں ہاں کہنا مان جاؤ - اور یہ میرا مایا کا پاسا لے جاؤ، تم راج کرو اور موج اُڑاؤ اور نل کو دانے دانے کو محتاج بناؤ - بس اس پرکار اس سے اپنا بدلا چکاؤ - یاد کرو اس نے ہی پتا کو سکھا کر تمہیں دیش نکالا دلایا تھا - بڑی شرم ہو تو کسی کنوئیں میں ڈوب مرو

پلٹ کر بھاگیہ تیرا ہم تجھے راجا بناتے ہیں
تو اُٹھ اور کام کر بدلا تیرا تجھے دلاتے ہیں

پشکر :- بڑی یہ بات ہے - مجھے مدد دینے کو تمہاری شکتی ساتھ ہے - تو زور لگاتا ہوں اور اپنے جیون کی ڈوبتی کشتی کو کنارے لاتا ہوں -

تم اگر تیار ہو پشکر بھی اب تیار ہے
نیا جیون کی میری اس پار یا اُس پار ہے

کلیگ :- بس دیر مت لگا یہ پاسا لے اور جا
پشکر :- (اُٹھتے ہوئے) یا بے ایمانی تیرا ہی آسرا
(پشکر کا ایک اور پر ستھان)

کلیگ :- ہو جائے گا - بھائی پر بھائی کا وار ہو جائیگا - وہ نل جس نے اس سندرتا کی دیوی دمینتی کا پانی گرہن کر کے ہمارا اپمان کیا ہے اب وہ ہمارے کرودھ کا شکار ہو جائے گا -

آئے تھے جس واسطے وہ کام اپنا ہو گیا
اب تو دشمن نل کو بس آرام سوپنا ہو گیا

دواپر :- اچھا بھائی بتاؤ ہم کیا بنائیں -
کلیگ :- چلو ہم اور تم بھی اس کے مارگ کے کنٹک ہو جائیں اس کو بدنام کریں اور کشٹ پہنچائے -

کرائیے بدنام اپنا کام ہم پورا کریں
اس کے سب ابھیمان کو ناکام کر پورا کریں
(دونوں کا دوسری اور پرستھان)

انک دوسرا درشیہ تیسرا

ستھان سیج محل

(دمینتی کا مود پرمود مناتے درشٹی آنا)

گائن

پریتم میں پریہ داسی تمہاری
تم تم بلم ہاری ...... پریتم ...
تم ہو چند چاندنی میں ہوں تم پریہ مم ہتکاری
کسُم باس سم تم ہو ساجن پورو جو آس ہماری
اِن نینن میں پریتما سوامی بن کر بسی کھماری
من میں میرے تم ہی تم ہو چند جیسی اُجیاری

نل :- (پرویش کرتے ہوئے) آہا آج تو بڑا ہی آنند آرہا ہے۔ آج کس پریم کے پجاری کو پھانسنے کا جال بچھایا جارہا ہے۔

دمینتی :- اس کو جس کو سروشکتی مان نے سندرتا میں سب سے ادھک بنایا ہے۔ اور جو ودربھ دیش کے سوئمبر سے مجھے جیت کر لایا ہے وہی پریم کا پکشی میرے من میں سمایا ہے۔

وہ جن کے شری چندر کے مکھ کو چندر دیکھ شرماتا ہے

وہی جیون دھن اپنے ہردے میں وہی سماتا ہے

نل :- (ہنس کر) دیوی تم بہت گن وتی ہو اور بہت سمجھدار ہو۔ دمینتی میں تمہاری جیسی پتی برتا ستری پا کر دھنیہ ہو گیا۔ میں تمہارے پریم میں اس قدر کھو گیا۔

نہ من مندر میں لگتا ہے نہ میں دربار جاتا ہوں

تمہارے چندر مکھ کو ہر سمے سن مکھ ہی چاہتا ہوں

دمینتی :- سوامی میں بھی اپنے ارادھیہ دیوتا کو پا کر اتنی پرسنّ رہتی ہوں جس پرکار بیل کو پا کر نین ہرش مناتی ہے

نل :- ہاں پریے مجھے یوں تو پربھو نے سرو سکھ پردان کئے ہیں سنسار میں کوئی آنند ایسا نہیں جو مجھے نہیں دیا ہے پرنتو......

دمینتی :- پرنتو کیا۔

نل :- پرنتو ماں جایا بھائی جس دن سے اس کے دُراچار اتیہ چار سے تنگ آ کر پتا جی نے دیش سے نکلوایا ہے تب سے ہی وہ نہیں آیا ہے۔ پریے جب کبھی مجھے اس کی یاد آ جاتی ہے تو حد سے زیادہ بیکل ہردے کی بڑھ جاتی ہے۔

ملے سب کچھ جہاں میں چاہے سو وہ دل سے ملتا ہے

مگر ماں جایا بھائی اک بڑی مشکل سے ملتا ہے

دوار پال :- (پرویش کر کے) مہاراجادھیراج کی جے ہو سیوک اس لئے سیوا میں آیا ہے۔ آپ کے سہودر بھراتا شری پشکر کمار پدھارے ہیں۔ سیوک اس سمے یہ سماچار لایا ہے۔

نل :- آہا ہرش مجھے ہرش جو میری مدت سے من کی کلی تھی سو آج کھل گئی۔ جو پرانوں سے پیاری وستو کھوئی تھی سو آج مل گئی ۔ دواریال رے، تم جاؤ انھیں آدر سہت یہاں لے آؤ۔

دواریال :- جو آگیا۔

(دواریال کا پرستھان)

دمینتی :- کیا آپ کے بھائی یہاں پدھارے ہیں۔

نل :- ہاں وہ ملنے کو آئے ہیں۔

دمینتی :- تو اوشیہ کچھ آڈمبر بنا کر لائے ہیں۔ تبھی تو اچانک کسمے آپ سے ملنے آئے ہیں۔

پھڑکی ہے آنکھ بائیں اشگن دکھا رہی ہے
چھاتی دھڑک دھڑک کر کیوں تھرتھرا رہی ہے
یہ بے سمے کی ملت کچھ رنگ لا رہی ہے
ورشا جو بے رُتی یہ ایک دم بتا رہی ہے

نل :- تم نہ گھبراؤ جو ہوگا سو دیکھا جائے۔ یدی شترو بھی گھر پر آویگا تو اس کا اوشیہ اچت سواگت کیا جائے گا۔ اس سمے تمہیں جانا ہی چاہئے۔ اس کے ستکار کی سامگری لے آنا چاہئے۔

دمینتی :- جو آپ کی آگیا (پرستھان)

(پشکر کا پرویش)

پشکر :- بھائی بھائی کا یہ نام سو یکار ہو

نل :- آنند رہو سُکھ بھوگو (چھاتی سے لگا کر) بھیا آج کیا من میں سمائی ہے جو آن کر پریم کی جیوتی ہردے میں جگا دی اور کشلتا

پوُرو ک تو ہو بھائی۔

پُشکر :۔ بہت روز سے آپ کے درشن کرنے کو جی پھڑ پھڑاتا تھا۔ آپ سے ملنے کو میرا ہردے اَتّ یَنت بے چین ہوا جاتا تھا۔ جب بھائی کے پریم کا ساگر بھائی کے ہردے میں اُمڑ آیا۔ تو بس نسنکوچ آپ سے ملنے چلنے آیا۔

نل :۔ اچھا تو آؤ بیٹھو شرم ہٹاؤ اور اپنے آنے کا مقصد سب مجھے سپشٹ کہہ سناؤ۔ داسی کا آنا اور آسن بچھوا پُشکر کا بیٹھ جانا،

پُشکر :۔ شریمتی بھابی جی سیوک کا پرنام سویکار کیجئے۔

دمینتی :۔ آیوسمان راج کمار

جب سوریہ چندرما پرتھوی اور آکاش
تب تک رہو آنند سے ہو جگ میں پرکاش

(دمینتی کا پُشکر کی آرتی اُتارنا پُشکر کا چنچل ہونا)

نل :۔ بھائی تمہارے مکھ پر چنچلتا سپشٹ دکھائی دیتی ہے اور اداسی کی کالی گھٹا کیوں دکھائی دیتی ہے۔ آخر اس کا کارن بتاؤ۔

پُشکر :۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میرا ہردے کیوں کپ کپاتا ہے۔

نل :۔ تو بتاؤ کیا بتاؤں، کچھ گانے بجانے سے آپ کا دل بہلاؤں

پُشکر :۔ من تو آج آپ سے چوپڑ کی بازی لگانا چاہتا ہے کیونکہ آپ بہت کھلاڑی ہیں، اس لئے داس اپنا ابھیاس بڑھانا چاہتا ہے۔

نل :۔ اچھا یدی یہ وچار ہے تو نل بھی تیار ہے (داسی سے) داسی شیگھر جا اور دیر مت لگا، جو کھیلنے کا سامان ہے۔ شیگھر تا سے لے آ۔

(دمینتی کا چوپڑ لاکر بچھا دینا پُشکر کا دھوکے سے بدل لینا)

پُشکر :- ہاں تو بھائی یہاں آئیے دِل بہلائیے اور ساتھ ہی کچھ داؤ بھی لگائیے۔

نل :- اچھا تو میں یہ رانی کا ہار داؤ پر لگاتا ہوں۔

پُشکر :- تو اس کے عوض میں یہ اپنا کنٹھا لگانا چاہتا ہوں۔

نل :- (پانسہ پھینکتے ہوئے) یہ دیکھو (پانسہ دیکھ کر) تمہاری جیت اور میری ہار۔

پُشکر :- تو لاؤ یہ ہار۔ اب بتلائیے اپنا بچار

نل :- ارے میں کب گھبراتا ہوں۔ اب یہ داؤ پر اپنا راجیہ لگاتا ہوں۔

پُشکر :- بس میں بھی یہی چاہتا ہوں (پانسہ پھینک کر) تو یہ لیجئے یہ بھی اب ہم جیتے۔ دیکھیے آگے آپ لگائیں یا ہم جائیں۔

دمینتی :- بس بس سوامی یہ جوا کرم بند کیجئے۔ سوامی میں ہاہا کھاتی ہوں چھما کرو۔

ہے نہیں یہ کرم اچھا ناش کا سامان ہے
ہار میں بھی ہانی اس کی جیت میں بھی ہار ہے

نل :- نہیں تو مورکھ ہے نادان ہے۔ ہمارا و پُشکر کا کھیل دھرم کا کھیل ہے اس دم منع کرنے و دوش دینے میں میرے بھائی کا اپمان ہے۔

دمینتی :- نہیں سوامی اس کو بند کیجئے جو میں کہتی ہوں مان لیجئے۔ یہ سَروناش کا سامان ہے۔ سوامی سوامی آپ کا کہاں دھیان ہے

پشکر:- جوئے کے میدان میں پانسہ ہے شمشیر
ہار جیت کے کھیل میں گرڑا اک تقدیر
بس بس اور کچھ لگاؤ تو بتاؤ - بولو انکار ہے یا اقرار -
نل:- تیار ہوں - تیار - اب کی بار ہاتھی گھوڑے وستر - آبھوشن لگائے
پشکر:- (پانسہ پھینک کر) تو مجال کیا جو میرا داؤ نہ آئے -
(نل کا ہار جانا اور گھبرانا)
نل:- ہائے اس جوئے پر دھکار ہے اور نیچے کرم پر پھٹکار ہے -
پشکر:- نہیں اس میں پانسہ بے قصور ہے یہ تو آپ کے دماغ کا فتور ہے -
اچھا اب آپ جائیے اور میرے دیش سے نکل جائیے جاؤ تم دونوں وستر ابھوشن اُتارو - سوریہ اُدیہ سے پہلے پہلے یہاں سے بدھارو جاؤ میرے آگے سے ہٹ جاؤ - تم دونوں اپنی منحوس صورت مت دکھاؤ -
(دونوں کا شرمانا اور وستر ابھوشن اُتار کر چلا جانا)
(دمینتی کا ولاپ کرتے ہوئے پرویش)

انک دوسرا درشیہ چوتھا
ستھان اگلا محل
گائن
ہے پربھو بھگتوں پہ تیرے کیسا اتیا چار ہے
جس طرح رکھو پربھو جی آپ کو اختیار ہے

دین بندھو دین دکھیا پڑتے ہیں آپ کو
آپدا کے آدھین دینا ناتھ یہ سنسار ہے
دیکھتے ہی دیکھتے سب لٹ گئی دنیا میری
گانا یہ میرا نہیں رونا ہے ہاہا کار ہے
لیلا دھاری دیکھتے ہو لیلا پاپا چار کی
ہم مرے مٹی ملکھ تمہارے یہ کیسا ویوہار ہے
چندر کو ڈسا ہے راہو نے پربھو جی ہم نے
کر دیا تم ہے دیا ہے اب تجھے اختیار ہے

دمینتی :- آہ! پربھو کیسی لگا ت، کیسا اتیا چار، کیسا ویوہار! اُف جگدیش دیکھتے دیکھتے کیا ہو گیا۔ جو ہمارا تھا وہی آج پرایا ہے اچھا پربھو یہ سب آپ کی مایا ہے۔ پرنتو اس میں تمہارا بھی کیا دوش یہ جو کچھ کرایا ہے ہمارے پراربدھ نے کرایا ہے ہاں میں نے تو اپنے من کو مار کر پران ناتھ کے دکھ میں ہاتھ بٹاؤں گی۔ جہاں وہ جیون بتائیں گے۔ وہیں میں بھی بتاؤنگی پرنتو بچوں کو کیسے سمجھاؤں گی۔ ان کے کشٹ کو کیسے مٹاؤنگی داسی اری داسی ذرا یہاں آ۔

داسی :- (پرویش) آ گیا مہارانی جی

دمینتی :- (سوئم میں آ گیا) مہارانی کیسی آ گیا کیسی مہارانی۔ کون مہارانی، کیا میں نہیں نہیں، میں اب مہارانی نہیں، میں تو داسی کی بھی داسی ہوں (پرگٹ) بہن مجھے چھما کرنا میں نے اُلٹی کھائی، جو داسی کہہ کر بلائی سب مجھے آج سے مہارانی

نہیں نہیں جوارن کہو، داسی و بھکارن کہو۔

دیا کر تو دیا اب تو دیا تیری کی پیاسی ہوں
نہ مہارانی مجھے کہنا میں داسی کی بھی داسی ہوں

داسی :- نہیں مہارانی جی تم مہارانی ہو اور مہارانی ہی رہوگی جس پرکار پہلے سیوا کرتی تھی اب بھی کرونگی جو کہوگی۔

نہ آپ کا کھایا نمک اس کو ڈباؤں گی نہیں
ساتھ تج کر تمہارا ہرگز بھی جاؤں گی نہیں

دمینتی :- ہاں پیاری سکھی یہ بچن تمہارا ستیہ ہے پرنتو

جب کبھی پلٹیں گے دن تو پھر ہم یہاں آئیں گے
اب کے بچھڑے ہے سکھی اکدن کبھی مل جائیں گے۔

داسی :- ایشور وہ دن شیگھر ہی دکھلائے

دمینتی :- اچھا جا راجکمار و راجکماری کو لے آ۔

داسی :- اچھا ابھی جاتی ہوں۔ اور دونوں کو لاتی ہوں (پرستھان)

دمینتی :- آہ بھگوان بھائی کا شترو بھائی ہو رہا ہے۔ بھائی بھائی کے لئے بدی کے بیج بو رہا ہے۔ ایک داسی بھی ہے جو ہم سے سہانوبھوتی دکھاتی ہے۔ پربھو جی آپ کی اپار مایا کسی کی سمجھ میں نہیں آتی ہے

لیلا تیری دھنیہ ہے دھنیہ تمہیں سکھ دھام
بھید تیرا ملتا نہیں بھولی خلق تمام

(داسی دونوں بالکوں کو لے کر آتی ہے۔)

داسی :- مہارانی جی یہ اپستھت ہیں۔ تمہارے نینوں کے تارے تمہارے کل کے اُجالے۔

دمینتی :- پرنتو اب ان کے اُجیالے پر غم کے بادل گھر آئے ہیں۔ اس لئے اب یہ من سے الگ ہٹائے ہیں۔ جا بہن سارتھی کو بلا لا۔

داسی :- جو آگیا (پرستھان)

دمینتی :- آؤ میرے نینوں کی جیوتی من کے سہارے آؤ۔ تمہیں انیم پیار اور پچکار لوں۔ آؤ بیٹیا تمہیں چھاتی سے لگا کر ایک بار اور نہار لوں۔

آؤ میرے لاڈلو چھاتی سے اب لگ جاؤ تم
آؤ ہردے سے لگا چولی سکھ دکھلاؤ تم

سارتھی (پرویش کرتے ہوئے) مہارانی جی سیوک حاضر ہے آگیا سنائیے جو میرے لائق سیوا ہو۔ سو بتائیے۔

دمینتی :- سارتھی جی آگیا نہیں پرارتھنا کرتی ہوں میں بھکارن تمہارے چرنوں میں مستک دھرتی ہوں کیونکہ اب ہمارا آپ پر کوئی ادھیکار نہیں۔ ہم بھکاریوں کا اس جگہ اب کوئی اختیار نہیں کیونکہ پران ناتھ نے سب راج جوئے میں ہرا دیا۔ ہمارے پراربدھ نے ہمیں رانی سے بھکارن بنا دیا۔ اب ہم بن میں چلے جائیں گے۔ سارتھی جی بن میں ہی اپنے دکھ کے دن بتائیں گے۔ آپ کیول اتنی کرپا کیجئے۔ میرے ہردے کے دونوں ٹکڑوں کو میرے پیہر پہنچا دیجئے۔

سارتھی :- مہارانی جی آپ چنتا نہ کیجئے میں ہردے سے یہ سیوا بجا دوں گا۔ یہ بھار مجھے سونپا ہے میں ان کو سہرش ودربھ پہنچا دوں گا۔

دمینتی :- دھنیہ ہے سارتھی جی میں آپ کے اس اُپکار کو کبھی نہیں بھلاؤں گی۔ جاؤ شیگھر رتھ کو سجاؤ میں آپ کے ہاتھ جوڑتی ہوں ان کو میرے پیہرے جاؤ۔ یدی یہ چلے جائیں گے تو میں ان کی طرف سے سکھی ہو جاؤں گی۔ اِن سے نشچنت ہو کر پتی چرنوں میں پریم سے لگ جاؤں گی۔

بس پتی سیوا میں ہی پتنی کا آدرمان ہے
پتی ہے گتی اور مکت ہے پتی ہی میرا بھگوان ہے

دونوں :- ماتا جی ہمیں اپنے ہردئے سے الگ مت ہٹائیے۔ ہم کہیں آپ کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔ ہمیں نہ ہٹھائیے۔ ہم وہیں رہیں گے۔ جہاں آپ جائیں گے۔

دمینتی :- (پچکار کر) بٹیا میں تمہاری ماتا ہوں۔ اس لئے میرا کہنا مانو جاؤ بٹیا جاؤ ضد مت ٹھانو۔
سارتھی جی جاؤ۔ انھیں لے جاؤ۔ ہاں اتنا دھیان رکھنا کہ یہاں کی کوئی بات انھیں مت سُنانا۔

سارتھی :- مہارانی جی میں جان دے کر بھی کرتویہ نبھا دوں گا مجھے موقع سیوا کرنے کا ملا ہے۔ سوتن من دھن سے اپنی سیوا نبھاؤں گا۔ جیسے بھی ہو سکے گا میں انہیں پہنچاؤں گا۔

کرتویہ کا پالن کروں دے کر اپنا شیس
چرنوں پہ بلہار ہے سیوک وشوے بیس

دمینتی :- اچھا اب تم ادھر جاؤ۔ میں اُدھر جاؤں۔ سوامی کے آنے سے پہلے وستر بدل کر تیار ہو جاؤں آجانا چاہتی ہے۔ سامنے سے

نل و پُشکر کو آتے دیکھ کر، ہیں۔ یہ سوامی اِدھر ہی آتے ہیں۔

پُشکر :- ارے دھرماؤتار نکلو نا یہاں سے باہر۔

نل :- جاتے ہیں بھائی جاتے ہیں۔ آپ کی آگیا سر آنکھوں سے بجاتے ہیں۔ جہاں اپمان ہو وہاں ہم بھی رہنا نہیں چاہتے ہیں۔

پُشکر :- بھائی اب بھائی بناتے ہو۔ مَیں کسی کا بھائی نہیں، تم یہاں سے جاؤ ایک دم نو دو گیارہ ہو جاؤ۔

دمینتی :- دیور جی ہمارے ساتھ یہ دُر ویو وہار مت کرو۔ ڈرو کچھ تو ایشور سے ڈرو۔

پشکر :- مَیں چاہتا ہوں یہاں سے سیدھی طرح سے چلے جاؤ۔ یہ اپنا اُپدیش کہیں جنگل کے پہاڑی ورکشوں کو سناؤ

نل :- بہت اچھا چلتے ہیں۔ بھائی ناراض نہ ہو جو تمہاری اِچھا ہو سو کہو۔

پشکر :- چلو چلو یہاں سے جاؤ۔

(پشکر کا دھکے دینا دونوں کا جانا)

انک دوسرا

درشیہ پانچواں

ستھان جنگل

(نل کا دمینتی کے ساتھ آنا اور نل کا گانا)

گائن

بگڑی میری بنا دے ایشور ہے نام تیرا!

جیہوا پہ اب ہے بھگوان گھنشیام نام تیرا

وکرو غرور والے چن چن کے تو نے مارے
دشٹوں کو مارنے کا ادنیٰ ہے کام تیرا
جس نے بھی سر اُٹھایا اس کو تو نے مٹایا
سیوک کی کرنا رکھشا کام ہے تمام تیرا
گیتا میں یہ اُچارا ہوں بھگت کو سہارا
ہرگز نہیں ہے بھگوان جھوٹا کلام تیرا
شری چندر روپ بھگوان بگڑی بنا دو اسدم
کیول پیا ہے اب تو گھنشیام نام تیرا

نل :- آہا سمے بھی کیسا آنا چاہتا ہے جو کل تک محل اور اٹالیکاؤں میں موج اُڑاتے تھے۔ اب ان کا جنگلوں میں ٹھکانا ہے۔ آؤ پریئے کہیں وشرام کریں۔ بھگوان بھاسکر بھی استاچل کی اور دوڑے جاتے ہیں۔ ہم بھی آرام کریں۔

جو اب تک سوتے تھے آرام سے گدے گدیلوں پر
نگر وشرام اب کرنا ہے ان مٹی کے ڈھیلوں پر

دمینتی :- ہاں سوامی آرام سے یہاں بھی جیون تبایئے۔ تمہارے چرن ہی مجھے محلوں سے سکھی ہو جائیں گے۔ سوامی یہ سنسار ہے، اس میں دُکھ بھی ہے، سُکھ بھی اپار ہے۔ جب آپ میرے ساتھ ہیں تو ہمیں دُکھ کی کیا بات ہے۔

ساتھ تمہارے پران ہی کیا دُکھ دیں گے شُول
ناتھ تمہارے ساتھ میں شول بھی ہونگے پھول

نل :- دیوی تم دھنیہ ہو جو دُکھ کو بھی سُکھ جانتی ہو تمہارا اپتی برت دھرم

دھنیہ ہے جو کشٹ پاتے ہوئے بھی دُکھ نہیں مانتی ہو- آریہ دیوی
مَیں پاپی ہوں- جواری ہوں- بھوکا ہوں اور بھکاری ہوں- ہاں
میں نے ہی تمہارے سب سُکھ مٹی میں ملا کر دُکھ دکھایا- ہردیا گنی آج
میں نے ہی تمہارے کومل انگ کو اِن بھتر ڈھیلوں میں لا سُلایا
چھما دیوی چھما مَیں اپرادھی ہوں مجھے چھما کرو-

دمینتی :- میرے دیوتا ایسا کہ مجھے شرمندہ نہ کرو- مَیں آگیا کارنی ہوں
سوامی آپ کی آگیا بجاؤں گی- آپ میرے ہردیشور ہیں آپ
کی سیوا کر کے اپنا دھرم نبھاؤنگی-

آپ کی سیوا میں سوامی اتھک مر جاؤنگی
مرتے مرتے دھرم پورا یہ نبھائے جاؤنگی
چھوڑ دوں پتنی دھرم تو زندگی بیکار ہے
جو پتی سے ہو وِمکھ اس ناری کو دھکار ہے

نل :- کیوں نہیں ہردیشوری جسے تمہاری جیسی پتی پرائن ستری
ملی ہو تو اس کو نرک بھی سورگ کے سمان ہے جس گھر میں تمہارے
جیسی سوشیلا ناری ہے وہ گرہ بھی سورگ کا ستھان ہے
پریے یدی میرا کہنا مان جاؤ تو اپنے پتا کے گھر چلی جاؤ- ویرتھ
اِن بن کے کشٹوں سے بچ جاؤ-

دمینتی :- کیا کہا پیہر چلی جاؤں- نہیں ناتھ ایسا نہ فرمائیے ایسی بات
کہہ کر میرے دُکھے ہوئے ہردے کو اور نہ دکھائیے-

پیہر میرے جب ساتھ ہیں ہیں تو کس کے پیہر جاؤنگی
پتی میرے ہر میں داسی ہوں سیوا میں تکتی پاؤنگی

پتی کا جیون سو پاون پتی چرنوں میں ہی ہوتا ہے
اِن چرنوں ہی میں ہے سب کچھ یہاں جیون سپھل بناؤنگی

نل :- نہیں پران پیاری بن میں میرے ساتھ رہ کر تمہیں بہت کشٹ پانے ہونگے - یہاں کہیں سکھ کا نام نہیں ہے - بن میں بڑے بڑے دُکھ اُٹھانے ہوں گے - تمہیں دکھی دیکھ کر مجھے بہت کشٹ اُٹھانا ہوتا ہے - تمہاری حالت دیکھ کر کلیجہ مسوس کے رہ جاتا ہوتا ہے -

دمینتی :- نہیں سوامی مجھے دُکھ سُکھ ایک سمان ہے - جہاں آپ کے چرن ہوں وہاں دُکھ ہو - یہ اسمبھو ہے -

نل :- پریے بن میں بڑا دُکھ ہے کہنا مانو یہاں جنگلی جیووں کا بھے ہے ہٹ مت ٹھانو -

دمینتی :- پتی سیوا میں یہ دُکھ سُکھ کے روپ پرپورتن ہو جائیں گے - جب میرے رکشک ساتھ ہیں تو یہ بن کے جیو میرا کیا بنائیں گے -

نل :- آج تین دن ہوئے بھوجن کا ایک دانہ بھی نہیں پایا - کہیں پھل بھی نہیں، کھا کر اس پاپی پیٹ کی آگ بجھانے - اس لئے میرا تن من مرجھایا - اب تو بھاگیہ کا لکھا ہی کھانے کے لئے آئے گا - وہ ایشور ہی بھوجن کرا دے گا -

دمینتی :- پران ناتھ آپ نہ گھبرائیں ہمارا رکشک وہ رگھو ناتھ ہے - اگر ہم دردر ہیں تو کیا ہے ہمارا دھرم تو ہمارے ساتھ ہے -

نل :- اچھا تم یہیں ٹھہر جاؤ ...... لکڑیاں چن کر آگ جلاؤں اور میں تدبیر چلاؤں - مچھلیاں پکڑ کر لاؤں آج کھا کر پیٹ کی آگ بجھاؤں -

دمینتی :۔ ٹھیک آج کے لئے یہ ہی آہار پائیں گے۔ پیٹ میں بھوک دبائی ہے اس کی اگنی اس یہ کا رہی بجھائیں گے۔ کل بھی دیکھا جائیگا ایشور کل بھی کچھ کھلائیگا۔

(مہاراج نل کا مچھلیاں پکڑ کر لانا۔ دمینتی کا اگنی جلا کر بھوننا)

نل :۔ ندی کنارے جاؤ انکی راکھ چھوٹ جائے گی۔ انہیں دھولاؤ تب آج تین دن بعد انھیں کھائیں گے۔ اور پانی پی کر پیاس بجھائیں گے۔

دمینتی :۔ جو آگیا۔

(دمینتی کا مچھلیاں لے کر ندی کنارے جانا اور دھو کر کنارے سو ئم ہاتھ دھونے میں لگ جانا مچھلیوں کا اچھل کر ندی میں کُد جانا۔ دمینتی کا گھبرانا)

نل :۔ کیوں پریے گھبراہٹ کیسی ہے بتاؤ۔ آخر کچھ تو اس کا کارن سُناؤ۔

دمینتی :۔ چھپانا تھا میں ابھاگن بھوک سے گھبرا گئی (سانس مار کر) اس لئے بنا آپ کی آگیا کے دونوں مچھلیاں کھا گئی۔

نیپتھے (سے آواز) وپتسمے میں رہت ہے۔ جہاں بات کا مول بھنی مچھلیاں جل بہیں دھرم نا اپنا کھیل۔

(دونوں کا دیکھتے ہی رہ جانا)

(پردہ گرنا)

انک دوسرا — درشیہ چھٹا

ستھان بھیانک بن

(نل دمینتی ملاپ کرتے ہوئے آتے ہیں)

گانا

اب تو تم ہی ہو دینا ناتھ ہمارے
بھگت ہیں پر بھو اب تو تیرے سہارے

یہ ہے گتی پربھو کرمن کی ٹرتی ہنیں ٹارے
کرم سے رام سیتا اور لکشمن بن میں آئے بچارے
ہریشچندر بچ راج پاٹ کو کاشی بکے بچارے
مور دھج کے دوار کرشن جی الکھ نام اُچارے
وامن روپ دھارا شری پربھو جی پہنچے بلی کے دوارے
بندھن گئے بندھے جو خود ہی بھید پربھو کے نیارے
اب تو چندر چرن کا چیرا دِن گنتا سارے ہیں
جیون شیش تمہیں سے لاگوں چرنن میں چت دھارے

دمینتی :- جو کچھ لکھا للاٹ میں کوئی نہ میٹن ہار
ہونی تو بلوان ہے دھرم نہ دیجئے ہار

نل :- ہے بھگوان دُکھ مجھے ہی ہوتا تو سہہ لیتا۔ کسی کو دوش نہیں دیتا۔ پرنتو میرے ساتھ میں پرائی جائی۔ ستیہ وشیلتا کی مورتی بھی دُکھ پائے

دیوی تم کو دیو کہنے میں بھی آئی مجھ کو لاج
چال یہ بار رنگ تیری مجھکو یہ بھائی نہ آج
سوچ کر یہ کام نہ کرنا تمہاری بھول ہے
لا کے بن کے بیچ ڈالا نرالا پھول ہے

دمینتی :- سوامی دُکھ دیکھ کر گھبرانا بدھیمانوں کا کام نہیں جس کے بھاگیہ ہی مند ہوں اُنھیں گھر میں بھی آرام نہیں۔ آپ تو آپ میری چنتا نہ کیجئے۔ اس میں کسی کا دوش نہیں۔ وِیرتھ کسی کی نندا نہ کریئے۔

نل :- ہردیا آگنی تمہاری کشٹ مجھے بار بار رُلاتا ہے۔ تمہارا دُکھ دیکھ کر

ہی مجھے رونا آتا ہے۔ دم گھٹتا ہے اور جی گھبراتا ہے۔ کہنا مانو تم اپنے پیہر چلی جاؤ ضد مت ٹھانو۔

دمینتی :۔ ناتھ مجھ سے ایسی باتیں کر کے میرا دُکھی ہردے مت دُکھاؤ۔ بار بار ایسا کہہ کر مجھ سے اپنا پیچھا مت چھڑاؤ۔

نل :۔ پریے ایک تو مجھے سویم اپنا دُکھ ستاتا ہے اور دوسرے تمہارا دُکھ مجھے ہر سمے رُلاتا ہے۔ اس لئے میرا دِل تمہیں بھیجنے ہی کو چاہتا ہے۔

دمینتی :۔ سوامی جب آپ کے ساتھ میں نے انیک پرکار کے سُکھ پائے ہیں۔ تو دُکھ بھی سُکھ سمجھ کر اُٹھاؤں گی۔ چاہے تم مجھ کو ہزار بار بھی کہوگے تو میں تمہیں اس سمے بیہڑ بن میں چھوڑ کر کداچت نہیں جاؤں گی۔

نل :۔ پریے آج تمہیں پاکر میں دھنیہ ہو گیا۔ آپتی کال میں ہی یہ چار چیزیں دیکھی جاتی ہیں۔ جیسے کہ تلسی داس جی نے کہا ہے۔

دھیرج دھرم متر اور ناری
آپتی کال پرکھیے چاری

دمینتی :۔ تو پھر سوامی ایسے سمے پر آپ مجھے ٹالنا چاہتے ہیں۔ آپ سویم سمجھتے ہوئے بھی میرا دھرم چھڑاتے ہیں۔

نل :۔ (آکاش کی اور دیکھ کر) ہیں یہ کیا کبوتروں کی ڈار پایا آہار آج کئی دن پشچات آہار دیکھنے میں آیا۔ اچھا پریہ میں جاؤں۔ یدی یہ ہاتھ آئیں تو آج کا دن ان کا آہار پاکر ہی بیت جائے۔

دمینتی :۔ پرنتو ناتھ . . .

نل :- نہیں یہ سمے کسی طرح وچار نے کا نہیں۔
(مہاراج نل کا ورکش کی آڑ میں کھڑے ہو کر اپنی دھوتی پھینکنا)
نل :- (سوئم) یعنی ایک دو بھی آجائیں تو کام بن جائے۔
پکشیوں کا دھوتی سمیت اُڑ جانا۔ نل کا بیکت ہو کر دیکھتے رہ جانا
نل :- (سوئم) آہ پراربدھ تو نے اچھا کھیل کھلایا۔
اس آپتی نے نہیں دھرتی سے دے مارا
کیول وستر ایک تھا گیا سو رہا آگھا را
دمینتی :- سوامی نہ گھبراؤ۔ میری آدھی ساڑھی سے اپنا بدن ڈھکو
اور صبر کر بیٹھ جاؤ۔ یہ کسی دیو کا کام ہے سمجھے جان جاؤ
(نل کو آدھی ساڑھی پھاڑ کر دینا۔ نل کا اُس سے انگ ڈھکنا)
نل :- پیاری ایشوری تم نے مجھ پر احسان کیا جو اپنا آدھا وستر دے
کر کے میرا تن ڈھک دیا۔
دمینتی :- نہیں سوامی اس میں میرا کیا احسان ہے۔ یہ شریر بھی تمہارا
ہے آپ کا کہاں دھیان ہے
نل :- اچھا آؤ۔ اسی ورکش کے نیچے وشرام پائیں اور تھوڑا آرام
کر کے دن بھر کی تھکاوٹ مٹائیں۔
دمینتی :- ہاں آئیے۔
نل :- ہیں قدم اٹھاتا ہوں اُٹھایا نہیں جاتا۔ بھوک سے جی گھبرا
رہا ہے۔ کلیجہ منہ کو آرہا ہے۔
دمینتی :- اچھا آؤ اِسی ورکش کے نیچے بیٹھ جاؤ۔ میں پیر دباؤں
آپ سو جائیے۔

(نل کا سو جانا دمینتی کا پیر دبانا)

دمینتی :- سو گئے سوامی سو گئے۔ کیسا ہی دکھیا رہو۔ نندرا تو آہی جاتی ہے سوامی سو گئے۔ میں بھی سو لوں۔ کیونکہ مجھے نندرا آتی ہے۔

(دمینتی کا سونا نل کا جاگنا)

نل :- سو گئی بیچاری دکھیاری سو گئی، ہو گئی میرے من کی مراد پوری ہو گئی یہ جاگتے میں تو نہیں، مصیبت پاتے ہوئے بھی نہیں جاتی۔ اب میں چھوڑ کر چلا جاؤں جیسے بھی ہو اسے سوتی کو چھوڑ کر اس سے پیچھا چھڑاؤں۔

(دمینتی کی اور دیکھ کر) اچھا پیاری یہ بھاگا نل اب تم سے چھپا چاہتا ہے۔ تم مجھے چھوڑ کر نہیں گئی۔ تو یہ بہت بھاگیہ تمہارا پتی تمہیں چھوڑ کر جاتا ہے (کچھ سوچ کر) ہیں، پرنتو یہ مجھے نہ پا کر گھبرائے گی۔ (پھر کچھ وچار کر) بیشک کچھ دیر مجھے نہ پا کر دکھ پائے گی۔ پرنتو پھر نہ پا کر اپنے پتا کے گھر جائے گی۔

چھا گئی غم کی گھٹا چاروں طرف سے سیس پر

اچھا دیوی چھوڑ کر جاتا ہوں اس جگدیش پر

(نل کا پرستھان دمینتی کا سوتے رہ جانا)

(پٹا چھیپ)

انک دوسرا　　　درشیہ ساتواں

(استھان پربت کی بھینکر گپھا)

(دمینتی کا نل کی تلاش میں ویاکل ہوکر ادھر اُدھر گھومنا)

گائن

کہاں گئے چت چور، ساجن کہاں گئے چت چور
چھوڑ مجھے منجدھار میں سوامی ہن نا جیتا مور
کیا اپرادھ میرا تھا سوامی بتا دیو پتی مور
آؤ ناتھ درشن دکھاؤ بنتی کروں کر جور
چندر پربھو کت گئے ہمارے ڈھونڈ لئے چہوں اور

دمینتی :- (سویم) کہاں گئے پریتم کہاں گئے۔ آؤ۔ آؤ سوامی آؤ بس اب تمہارا وِیوگ نہیں سہا جاتا۔ ناتھ شیگھر آکر میرے ہردے کی تپت بجھاؤ۔ سارا بن ڈھونڈ لیا پر کہیں پتہ نہیں پایا۔ ان بن کے جیووں نے بار بار پوچھنے پر بھی نہیں بتایا۔ سمست بن پربت ندی نالے کھوج لئے۔ مگر آپ کا چندر مکھ کہیں دیکھنے میں نہیں آیا۔ سوامی جیون تمہارے ساتھ رہتے ہوئے سورگ سمان تھا۔ اب وہی بھیانک نظر آتا ہے۔ ہاں پرماتمن سب سکھوں کو چھوڑ کر پتی سیوا میں سکھ پایا۔ پرنتو اس سے بھی بنچت کرایا دھنیہ ہے۔ پربھو تمہاری مایا۔ سوامی کیا آپ نے اپنے بچنوں کو بھی بھلا دیا۔ مجھے یہاں سوتی چھوڑ کر نہ معلوم کہاں کا راستہ لیا نہیں سوامی ایسی دھارنا کو بھلا دو اور جو بچن مجھے دے رکھے ہیں

اُنکو بُجھا دو۔ (کچھ سوچ کر) ہیں نہیں آتے نہیں آتے۔ کیوں کس لئے نہیں آتے (پھر سوچ کر) سمجھی نہیں آتے۔ یوں نہیں بہتے۔ کہ مَیں نے آپ کے بچن نہیں مانے تم تب مجھے میرے پیر پکھلتے تھے۔ سمجھی سوامی سمجھی مجھے وہی کرنا تھا جو آپ چاہتے تھے۔ اچھا تو اب مان جاؤں گی۔ تمہاری آ گیا سر دھار کر پتا جی کے گھر چلی جاؤں گی۔ لو اب تو اپنا چندر مکھ دکھا دو۔ اب تو کچھ ابھاگنی کو دھیر بندھا دو تو کیا اتنے پر بھی نہیں آتے۔ کیا اپنی داسی پہ اِتنا بھی وشواس نہیں لاتے۔

آج تم کِت چل دیئے داسی کو بن میں چھوڑ کر
مَیں کہاں مر جاؤں گی سوامی میرے سر چھوڑ کر
آج سوامی تیرے بن کوئی سہارا نہ رہا
تم ہی کیول تھے میرے اب کوئی ہمارا نہ رہا

دایو سے:۔ اے سر سر کر کے اِدھر اُدھر جانے والی۔ یون تو پل میں اِدھر سے اُدھر جاتی ہے۔ پرنتو میرے دیوتا کی تو کبھی کوئی خبر نہیں لاتی ہے (دیوانی سی ہو کر) ہائے آئی اور گئی پرنتو میری سُنائی نہیں کی۔ (ورکش لتاؤں سے) اے بن کے ورکشوں! ہے بن کی شوبھا بڑھانے والی لتاؤں میرے پران ناتھ تمہارے ہوتے ہوئے مجھے چھوڑ کر کدھر گئے ہیں۔ بتاؤ کیوں نہیں بتاتے ہو اور مست بیار کے جھونکوں سے مجھے جھوم کر مجھ ویوگن کے ہردے کو جلاتے ہو۔ سمجھی کوئی رنڈیے تمہیں کیا۔

تم کو کیا کوئی وہاں سدا بہائے نیر
کوئی نہیں یہاں جانتا ہائے پرائی پیر

(دمینتی کا پاگلوں کی طرح اِت اُت بھٹکنا اور اچانک ایک اجگر کا آنا اور دمینتی کا دیکھ کر ہنسنا اور رونا۔

دمینتی:۔ آئیے اگر ہیں نہیں تو سنکٹ موچن بھگوان اس روپ میں مجھے دکھ سے چھڑانے آئے۔ ٹھیک اب یہی مجھے اس اتھاہ دکھ سے چھڑائیں گے۔ یہی دکھ ہاری میرا سب دکھ مٹائیں گے۔ کچھ سوچ کر) ہاں یہ تو ٹھیک ہے پرنتو نہیں نہیں ایسا نہ کرنا۔ نہیں تو میرے سوامی مجھے نہ پا کر دیا کل ہو جائیں گے۔ میرے ویوگ میں بہت ہی کشٹ پائیں گے نہیں نہیں میں ان کے بنا نہیں مرنا چاہتی میں ان کے بغیر نہیں مرنا چاہتی میں ان کے درشن کے بنا اس سنسار سے کوچ نہیں کرنا چاہتی (اجگر کو اپنی اور آتے دیکھ کر) ارے یہ کیا تم تو نشنک میری اور چلے آتے ہو۔ اچھا یہی جو تم چاہتے ہو۔ آؤ شیگھر تا سے آؤ اور مجھ دکھیاری کا سارا دکھ شیگھر آ مٹاؤ۔

آؤ تو شیگھر آؤ جھگڑا دو مٹا سارا
اس خشک انگ سے چھٹے خون کا فوارا
آؤ ادھر کو آؤ دکھ سے مجھے چھڑاؤ
وہ کال وِش بھرا اب جلدی سے تم چلاؤ

(اچانک شکاری کا پرویش)

شکاری:۔ (سویم) ارے یہ کیا اس نرجن بن میں اکیلی سندری مانو

چندرما کی جیوتی ہے (اجگر کی اور دیکھ کر) اور یہ کیا اجگر ہے یا اس کی موت ہے. ہاں ٹھیک میں بھی ٹھیک سمے پر آیا۔ تیر چلے پر چڑھا کر چلانا چاہیئے. اور اس اجگر کو مار کر اُسے بچانا چاہیئے یدی یہ میرے بچانے سے بچ جائیے گی تو بس یہ سندرتا کی مورتی میرے ہاتھ آجائے گی ، چلے پر تیر چڑھانا) او خونخوار ایک دو بار میں بیڑا پار۔

(شکاری کے بار سے اجگر کا مر جانا)

نیپتھیہ سے آواز :-

کر بھلا ہو گا بھلا اور انت بھلے کا ہے بھلا
نج بھلے کے واسطے اوروں کا مت کاٹو گلا

دمینتی :- اے میرے رکھشک سامنے آؤ- جس پرکار یہ اُپکار کیا ہی ایک اور اُپکار کر جاؤ۔ چھما کر میرے پرانا دھار کا بھی پتہ بتاؤ۔

شکاری :- سندری پہلے میرے اُپکار کا بدلا چکاؤ- پھر اپنے اور اُپکار کراؤ۔

دمینتی :- سمجھی تم نے مجھے جیون کا دان دیا ہے یہ کام ماتا کے سمان کیا ہے۔

شکاری :- ارے یہ کیا بس میرے اُپکار کا بدلا اس پرکار چکاتی ہو ور میں چاہتا ہوں اور تم مجھے پتا بناتی ہو. آؤ پیاری آؤ- اور میری چھاتی سے لگ کر میرے بلتے ہوئے ہردے کی جوالا کو بجھاؤ-

سینے سے لگ کر میرے دل کی لگی بجھا دے
پیاسا تڑپ رہا ہوں امرت کا رس پلا دے

دمینتی :- (چونک کر) ہیں یہ کیا رکشک کے روپ میں بھکشک، اتنا اتنا بڑا دھنش وبان اور ایسی بدھی اور ہردے پاشان نہیں نہیں تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ کامی کتوں کی طرح ناری پر دھیان نہیں لانا چاہیے۔

شکاری :- بس تریا چرتر کو نہ چلاؤ۔ آؤ میرے ہردیہ مندر میں آؤ۔ میری چھاتی سے لگ جاؤ۔ میری پیاری ایک بار تو مجھے پیارا کہہ کر بلاؤ۔

دمینتی :- تم میرے پتا سمان ہو کر ہتری سے کھوٹی باتیں مت کرو۔ اپنے پاپی من کو سنبھالو۔ اور پرماتما سے ڈرو۔

جان کے رکشک ہو اور کرتے ہو کھوٹے کام کو
خاک میں یوں مت ملاؤ شرم کو دھرم کو

شکاری :- (دونوں ہاتھ پھیلا کر اور ٹھنڈا سانس لے کر آگے بڑھتے ہوئے) ارے تم جانتے ہوئے انجان ہو۔ وہی جوانی کے امرسے ہوں تم تو نادان ہو، دیکھو یہ جنگل اور ایکانت استھان اور تم بھی جوان اس لئے آ میری جان، آ کہنا مان، یہ گھڑی جوانی بار بار نہیں آتی۔

جوانی رنگ ہے بہتا نایہ جا کر کے آئے گی
مزے جیون کے لوٹ گائیں اور تو بھی مان جائے گی

دمینتی :- او پاپ آتما سا دھان آگے مت آ۔ تنک سی بات پر دھرم و کرم اور شرم کو مٹی میں مت ملا۔ اگر اس نرجن بن میں مجھ دکھی ابلا کو ستائے گا تو ایشور کو کیا منہ دکھائے گا۔

شکاری :- ارے تو تو پگلی ہے یہاں تو مزے اڑا لے۔ وہاں بھی دیکھا

جائے گا۔ اب تجھے یہ جھوٹا دھرم کا ڈھکوسلا میرے ہاتھ سے نہیں بچائے گا۔

(شکاری آگے بڑھنا اور دمینتی کا گھبرانا)

دمینتی:- خبردار یدی ایک قدم بھی آگے بڑھائے گا۔ تو میری آہوں سے جل کر بھسم ہو جائے گا۔

شکاری:- اچھا یہ بات ہے تو دیکھا جائے گا۔

دمینتی:- اُٹھ ٹکٹکی باندھ کر، دیکھ رہے ہو پربھو مجھ ابلا پر کیسا انیا چار ہو رہا ہے۔ ہے بھگوان یدی میری سچی پتی چرنوں میں لگن ہے۔ یدی میرا دھرم اور ستیتو ستیہ ہے تو یہ جل کر مر جاوے اور اپنی کرنی کا پھل پاوے۔

ابلیش دنیش دیا کریئے۔ سنکٹ ہاری سنکٹ ہریئے

سنسار کے تارن ہار ست۔ ارکشا کریئے رکشا کریئے

پٹاخے کی آواز پر سینے کا پھٹنا۔ پربت میں کرشن چکر سدرشن دھار دکھائی دینا اور دمینتی کے شریر سے اس کے تیج کی جوالا پرگٹ ہونا۔ شکاری کا دمینتی کو پکڑنے کے پور و بھسم ہو جانا۔ آکاش سے پشپ ورشا ہونا اور اسی اوسر پر ٹون کا بجنا۔

ڈراپ

انک تیسرا — درشیہ پہلا

(ستھان بیچ جنگل)

(نل کا پاگلوں کی بھانتی منہ بنائے ہوئے پردیش)

نل:- (سولیم) آہ میں پاپی ہوں۔ میں نے پاپ کمایا ہے۔ میں اتیا چاری

ہوں، ڈرا جا رہی ہوں۔ میں نے ایک ابلا کے پوتر ہردے کو دکھایا ہے تو کیا میں نے منشیہ کا تن پایا ہے نہیں نہیں میں نے منشیہ کی کایا کو ویرتھ گنوایا ہے۔ ہاں میرا وہ بویک وہ گیان ناش ہو گیا۔ ہاں جب دمینتی کے پریم میں اتنا اوتاولا تھا۔ سو اس دمینتی کو اجاڑ بن میں سوتی چھوڑ آیا۔ ہاں دیو۔ یہ تو نے مجھ سے کیا کرایا۔ راج چھوٹ گیا۔ پرنتو درگ نہیں ویا کئی دن آہار نہیں پایا۔ پرنتو ہردے نہیں رویا۔ بن و پربتوں میں پھرتا ہوا کا ہرا ہانہ اور بیتوں کو جھیلا۔ اتنا کشٹ پایا۔ پرنتو میں تب بھی نہیں رویا۔ اپنی دمینتی کو سوتے چھوڑ کر آیا۔ پرنتو میں نہیں رویا۔ ہاں جب اس کی یاد آتی ہے تو اشکوں کی جھڑی سی بندھ جاتی ہے۔

میں ہو گیا ہوں پاگل یا ہو گیا دیوانہ
تقدیر میں لکھا تھا اس طور دکھ پانا
میں بھول گیا بالکل کیا چیز ہے زمانہ
مشکل ہے اب تو پیاری مر کر بھی درشن پانا

پٹ پریورتن ہونا۔ پربت میں اگنی لگی دکھائی دینا۔ اور اس میں سے ایک کرونا بھری آواز کا آنا۔

سرپ:- بچاؤ بچاؤ کوئی بچاؤ میرے پران چلے۔ مہاتما نل آؤ۔ سنو میری پکار سنو دیکھو ادھر ہاں ہاں ادھر پربت میں سنو میری پکار سنو۔ دھرم اوتار نل میرا اودھار کرو۔

نل :- (چوکنا ہو کر ادھر ادھر دیکھ کر) ہیں کیا یہاں بھی اس مہا دارُن بن میں بھی مجھے کوئی مہاتما کہنے والا ہے (اگنی کی اور دیکھ کر) سمجھا سمجھا اس پرچنڈ اگنی میں کوئی پھونکا جاتا ہے. اس لیے مجھے اپنی امداد کو بلاتا ہے تو کیا میں نہ جاؤں۔ کسی کے آپتی کال میں میں کام نہ آؤں گا۔ کچھ سوچ کر جانا چاہیئے، اے ابھاگے نل، جو منشیہ کا کرتویہ ہے اسے نبھانا چاہیئے کسی کی بیدی جان جاتی ہو تو اسے بچانا چاہیئے۔

اجگر :- (بے خوف آگ میں پرویش کرنا اور ایک اجگر کو لانا) اُپکار مہاراج اُپکار، آج واستو میں اپنی جان کو آگ میں جھونک کر میرا اُپکار کیا۔ اور نارد منی کے شراپ سے میرا اُدھار کیا۔

نل :- ارے تو ایک معمولی کیڑا کس پرکار باتیں کرتا ہے اور نارد شراپ کیسا کیوں، کب دیا۔ صاف کہہ تو کہ تو کون ہے۔

اجگر :- مہاراج میں کارکوٹک ناگ ہوں ایک سمے دیو رشی نارد کا اپمان کیا تھا۔ اس لئے انہوں نے کرودھ کر کے یہ شراپ دیا تھا کہ تو ایک ہی جگہ اچل رہ کر کشٹ پائے گا۔ تب میں نے نمر بھاؤ سے گڑ گڑا کر چھما مانگی تو انہوں نے کہا کہ جب دھرماتما نل یہاں آئے گا تو یہ پربت اگنی میں جل جائے گا۔ تب تو نل کے ہاتھوں موکش پائے گا۔ آتیو آپ نے جو میرے پرانوں کی رکشا کی ہے سو میں اُپکار مان لیتا ہوں۔ اور آپ کے اُپکار کے بدلے میں بھی (کاٹ کر) اُپکار کئے دیتا ہوں۔

نل :- آہا یہ کیا اُپکار کا بدلہ اُپکار سے۔ پیار کا بدلہ مار سے۔ اچھا

تو نے اپنا سو بھاؤ دکھایا ہے ۔ پرنتو میں تیرے ساتھ بُرا ویوہار نہیں کروں گا ۔ کیونکہ میں نے تجھے بچایا ہے ۔

اجگر :- نہیں ۔ راجن اُپکار کو اپکار مت جانو ۔ بھلائی کو بُرائی مت مانو ۔ میں نے تمہارے ساتھ اُپکار کیا سو سُنیے میں سناتا ہوں اور میں نے اُپکار کس پرکار کیا سو بتاتا ہوں ۔ آپ نے راج سب جوئے میں ہارا دکھ پایا ۔ بھوکے پیاسے مارے مارے پھرے مہارانی دمینتی سے بھی الگ ہوئے ۔ یہ سب کلی مہاراج کی مایا تھی ۔ انکی ہی تم پر چھایا تھی ۔ جو میرے کاٹنے سے دور ہوئی ۔ اب تم چنتا کو ہٹاؤ اور کلی کو جس نے ابھی تک آپ کو ستایا ۔ اب تم اُسے آنترک دکھ پہنچاؤ ۔ میرے کاٹنے سے تمہارا کالا روپ ہو گیا ۔ اب سنکوچ کو ہٹاؤ تمہیں کوئی نل نہیں جلنے گا ۔ اب آپ کچھ سمے مہاراج رِتو پرن کے نوکری ارتھات سے سارتھی بن کر رہنا ۔ وہ دھنو ودیا میں بہت پروین ہیں ۔ ان سے وِدیا پاؤ اور اُنہیں اپنی اشو ودیا سکھاؤ ۔ بس جوئے کی ودیا میں ان سے پروین ہو جانا اور پھر تم نِشدھ دیش کو جانا اور اس اتیاچاری پشکر کو ہرا کر ڈنڈ دے کر اپنا راجیہ پانا (وستر دیتے ہوئے) اور اس وستر کو پہنتے ہی تم اپنے اصلی روپ میں ہو جانا ۔ ہاں پرنتو پہننا جب دمینتی کو پانا

ہو گئے کھنڈت تمہارے دُکھ کے پاسے ٹوٹ کر
سُکھ کے پاسے اب چلیں گے دُشٹ دل پر ٹوٹ کر

(انتر دھیان ہو جانا)

نل ؟ - ہو گیا پت جھڑ ہو کر بسنت آئی، ساتھ ہی ساتھ سب خوشی
امنگ بھی لائی۔ اچھا اب چلوں، گار کوٹک کی بات کو آزماؤں
ہو گیا پر کاش اب سارا اندھیرا دور ہے
چھین لوں پشکر سے جو آگ پر انگور ہے
(آہستہ آہستہ ایک اور پر ستھان)

انک تیسرا

درشیہ دوسرا

ستھان راج مارگ

(دمینتی پاگلوں کی بھانتی آتی ہے)

دمینتی :- (سویم) ٹھیک ہے پگلی دمینتی ٹھیک ہے۔ تیرا بستی میں آنا ٹھیک ہے کیونکہ سوامی اپنی زندگی کے نرواہ کے ہنت آوشیہ ہی نگر میں پدھاریں گے، وہ جگدیش جب سب کے دکھ نوارتے ہیں تو میرے بھی دکھ آوشیہ نواریں گے یدی انھیں کھوجتی تو نگر نگر و گرام گرام میں کھوج لگائیگی تو اوشیہ پریم دیوتا کی پرتما تیرے سامنے آجائے گی۔ آتی ہے تو آنے دے۔ اس سنسار ڈائن کو آنے دے۔ یدی دنیا تیری ہنسی اڑاتی ہے تو اڑانے دے اور دنیا جے تجھے نرلج و پگلی بتلائے تو بتانے دے۔ پرنتو اپنے آپ مان جائے گی ایک دن اصلی روپ کو بھی پہچان جائے گی۔

تو یہاں تک آگئی وہ بھی اِک دن آئیں گے
یہ بُرے دن جب ہمارے خود ختم ہو جائیں گے

(کچھ راہگیر و لڑکوں کا پرویش)

راہگیر نمبر ۱۔ ہاں کیسی سندر یووتی اور کس حال میں
نمبر ۲:۔ بے چاری دُھول میں رم رہی ہے۔ بال بکھر رہے ہیں
نمبر ۳:۔ نہ معلوم کیا بات ہے جو اس قدر پریشانی ہے۔
نمبر ۴۔ ارے دیوانی ہے دیوانی
نمبر ۵۔ ارے یار تو بھی پکا دہقانی ہے۔ بدھی سے دیکھ یہ تو کوئی سبھانی ہے۔
نمبر ۶:۔ ہرے ہرے اس کی تو بیکار جوانی ہے
نمبر ۷:۔ ارے بھائی بھگوان سے ڈرو کسی کی ندامت کرو۔ آؤ اپنے راستے آؤ۔ اس بیچاری کو مت ستاؤ۔

(راہگیروں کا پرستھان)

لڑکا نمبر ۱:۔ ارے یہ کیا یہ تو کوئی پگلی ہے۔ آؤ تھوڑا اِس سے ہی من بہلائیں گے۔ دیکھو کیسے مزے کرتی ہے۔ جب ہم اُسے چڑائیں گے۔

(سب لڑکے پاس جاکر)

نمبر ۱۔ ارے او دیوانی تو کہاں سے آئی ہے
دمینتی:۔ اپنے دیوتا کے مندر سے۔
نمبر ۲:۔ اور اب کہاں جائے گی۔
دمینتی:۔ جہاں میرے سوامی پائیں گے۔

نمبر۳ - اور سدیو کہاں ہے ستھان
دمینتی :- جنگل بیابان

نمبر۴ :- تیرے سوامی کا نام
دمینتی :- ہاں ہاں ان کا گمنام

نمبر۵ :- ارے یہ تو پاگل ہے پاگل -

نمبر۶ :- یدی پگلی ہے تو آؤ اینٹ و پتھر برساؤ -

دمینتی :- ارے بھائی جاؤ - مجھ قسمت کی ماری کو مت ستاؤ - سب لڑکوں کا اینٹ پتھر مارنا - دمینتی کا رونا اور رانی کا کھڑکی سے دیکھنا۔)

رانی :- داسی شیگھر جا دوار پال سے کہدے کہ شیگھر وہاں جائے، جہاں لڑکے اس بیچاری آفت کی ماری دکھیاری کو ستاتے ہیں - ان لڑکوں کو دھمکا کر ہٹا دے اور اس بیچاری کو یہاں لوا لائے (داسی کا دوار پال سے کہنا، دوار پال کا لڑکوں کو ہٹانا اور دمینتی کو بھیتر پہنچانا)

انک تیسرا

درشیہ تیسرا

(ستھان اگلا محل)

(دمینتی سنندا کے چرن دباتی ہے - داسی پیار کرتی ہے۔)

دمینتی :- ہاں پرماتما تیری کیسی وچتر مایا ہے رانی سے پگلی اور پگلی سے داسی بنایا ہے - داسیاں میرے چرن دباتی تھی مثو کہ اب میں دباتی ہوں -

پربھو مایا تمہاری کا نہ کوئی بھید پاتا ہے
کرے پربت کا رائی رائی کو پربت بناتا ہے
جو ورکش رنیتہ سینچے جاتے ہیں انھیں بھی سکھاتا ہے
کرپا تیری سے بیہت پر بنا سینچے اُگ آتا ہے
جسے ہے نیو کوئی رب کی زمین کو چٹ اکھاڑے تو
بنا دیتا ہے بگڑی کو بنی کو جھٹ بگاڑے تو

سنندا :- (نیچے کی اَور دیکھ کر) ارے یہ کیا یہ کون ہے جو ایک دم ادھر کو ہی دیکھتا جاتا ہے، آخر یہ کسی کی کھوج پانا چاہتا ہے

دمینتی :- کہاں، کدھر کون -

سنندا :- وہ جو سامنے نظر آتا ہے -

دمینتی :- ہائے شاید وہ تو کوئی میرے پیہر کا آدمی دیکھتا ہے، شاید اس کا نام سُدیو ہے مجھے خوب یاد آتا ہے -

سنندا :- تو کیا یہ تیری بات سچ ہے تو اسے پہچانتی ہے کیا یہ تیرے پیہر کا ہی ہے تو خوب جانتی ہے -

دمینتی :- ہاں بائی رام دہائی یہ میں ستیہ کہتی ہوں -

سنندا - اچھا یدی تو ملنا چاہے تو اسے بلا لا جا -

دمینتی :- ہاں یدی تمہاری کرپا ہو جائے تو کیا حرج ہے. یہ مل جائے

سنندا :- داسی تو جا اور اُسے بلا لا -

داسی :- جو آگیا ابھی جاتی ہوں اور بلا لاتی ہوں.

(داسی کا جانا اور سُدیو کو لے آنا)

دمینتی :- (چرن چھوتے ہوئے) پروہت جی مجھ ابھاگنی دمینتی کا پرنام

سو یکار ہو۔

سُدیو :- کلیان ہو پتری دمینتی۔ سو بھاگیہ وتی ہو پتری آج میں تمہیں پاکر دھنیہ ہو گیا۔ اب تو منہ مانگا انعام پاؤں گا۔ اور سارا جیون سُکھ میں بِتاؤں گا۔

سنندا :- رسوئم ہیں یہ دمینتی، وہی دمینتی ہاں ہاں میری موسی کی بیٹی وہی دمینتی، دھوکا اور بڑا دھوکا شوک دیوے کے تلے اندھیرا ہائے میں کیسے دھوکے میں آئی جو بہن دمینتی کو نہ پہچان پائی (دمینتی کو گلے لگاکر رندھے سور سے) بہن دمینتی چھپاکر نا ہماری آنکھوں کے نیچے اندھیرا آ گیا، کنتو آج میں دھنیہ ہوئی جو کھویا ہوا رتن گھر بیٹھے ہی آ گیا۔

من میں جو کچھ کالِما تھی آج ساری دُھل گئی
آنکھ والی اندھی تھی سو آنکھ میری کُھل گئی

دمینتی :- نہیں بہن اس میں تمہارا کوئی دوش نہیں تم نشپاپ ہو۔ یہ میرے بھاگیہ کا اندھیر تھا اور ہمارے دُردِنوں کا پھیر تھا۔ تم نے مجھے آشریہ دیا اس بدکار کشٹ مٹا دیا۔

اس مہاساگر میں غوطے کھا رہی لاچار تھی
ڈوبتی نہ ترتی تھی نہ پار تھی نہ منجھدار تھی
کارِ سیے مُکتے لگایا جب کہ میں بیکار تھی
تم نے دے دیا آشریہ ورنہ تو مٹی خوار تھی

سنندا :- داسی شیگھر ہی جا ماتا جی کو لا، دیر مت لگا۔

داسی :- جو آگیہ

(داسی کا جانا راج ماتا کو لانا)

ماتا:- بیٹی سنندا کیا بات ہے جو اس سمے بلائی
سنندا:- ماتا ہم نے بڑا دھوکا کھایا یہ جی دکھایا۔ تم نے بالکوں سی
چھڑائی ہے۔ سو دمینتی بہن میری موسی کی جائی ہے، ہم نے
تو اب یہ خبر اِن (سدیو کی اور سنکیت کرکے) پنڈت جی نے
آکر یہ بات بتائی ہے۔
ماتا:- (آنسو بہاتے ہوئے) بیٹی دمینتی تو ویرتھ اتنا دُکھ پاتی رہی
کنتو ہم سے آجتک یہ بھید چھپاتی رہی۔
دمینتی:- ماتا جی یہ سب بھاگیہ کی مایا ہے سمے نے ہم سے سب کچھ کرایا ہے
وناش کالے ویریت بدھی بس یہ سننے میں آیا ہے۔ کنتو مجھے
تو آپ نے اتیحتی ستکار کر آجتک چھاتی سے لگایا ہے۔ آپ
کے مہا ساگر میں بہی جا رہی تھی سو تم نے مجھے بچایا ہے۔ ماتا
جی آپ چنتا نہ کریں میں آپ کے اُپکار کو آجنم نہیں بھلاؤں گی
ماتا:- بیٹی سنندا جا، بہن دمینتی کا شرنگار وستر آبھوشن سے بنا۔
دمینتی:- ماتا جی جب تک میں اپنے آدھیہ دیو کو نہیں پاؤں گی
تب تک اسی حالت میں جیون بتاؤں گی۔ بس ماتا جی اب تو
کرپا کیجئے اور ان کے ساتھ مجھے جان کی آگیا دیجئے۔
ماتا:- اچھا بیٹی یہ بات ہے تو جا، اپنے ماتا پتا کے ترپتے نینوں
کو شانت پہنچا۔
(سب سے مل کر دمینتی کا سُدیو کے ساتھ پرستھان)
(ڈراپ سین)

انک تیسرا — درشیہ چوتھا

(استھان: پچھلا محل)

(رانی کا شوک ساگر میں چنتاتر بیٹھے ہوئے اور کیشنی کا پنکھا کرتے ہوئے دکھائی دینا)

رانی :- کیشنی! بڑی کٹھن تلاش سے دمینتی تو ملی پرنتو نل کا پتہ نہیں پایا۔ ادھر پتری دمینتی نے بھی اپنی کایا کا نل کے پانے کے لئے نل کے نہ پانے سے پنجر لگایا، نہ بولتی ہے، نہ ہنستی ہے، نہ کچھ کہتی ہے، نہ کچھ سناتی ہے، نہ کچھ پیتی ہے، نہ کچھ کھاتی ہے مجھے تو بس دمینتی کی حالت پر بہت دیا آتی ہے۔

کیشنی :- ہاں مہارانی جی یہ تو ستیہ ہے پرنتو کیا کیا جائے۔ بھاگیہ چکر کون مٹائے، جب ان کا بھاگیہ ہی پلٹا کھا گیا تو سب کام ویرتھ ہو گئے ان کا بھی دل تبھی شانت پائے گا جب مہاراج نل کا پتہ مل جائے گا۔

رانی :- (سامنے دیکھ کر) دیکھ کیشنی دمینتی ادھر ہی آ رہی ہے۔ تو اپنی چترائی دکھا۔ کسی پرکار میری دمینتی کا دل بہلا اور ہر پرکار سے سانتونا دے۔ اور سمجھا۔

دمینتی :- (چنتاتر پرویش کرتے ہوئے سوئم) کیسے بتاؤں وہ مصیبت کے دن، اُن بن کیسے بتاؤں، کہاں جاؤں، کیا بناؤں، کیسے ان کا پتہ پاؤں ہے جگدیش سنتوش کرتے کرتے بہت دن بتائے۔ پرنتو مجھ ابھاگن کے ابھی تک بھلے دن نہیں آئے۔

لاکھ کرتی ہوں یتن پر دھیر من دھرتا نہیں
ایشور بھی مجھ ابھاگن پر دیا کرتا نہیں
چندرما چاتک کے بنا سواتی کے بنا نہیں سیپ ہے
بن پتی بنا نہیں پتی ورتا ہی دیپ رہے

کیشنی :- میں واری راج کماری گھبرے کھاؤ۔ اس پرکار پاگل سی کس طرح مت رو۔ انھیں کھوجنے کا بہت پریتن کیا ہے۔ کس دن تو ان کا پتہ لگ جائے گا۔ جب بھاگیہ پلٹا کھائے گا تو تمہارا چندر مکھ سوئم کھل جائے گا۔

دمینتی :- ہاں سکھی پتا لگ جائے گا، پرنتو کب، جب کہ میرا شریر چتا میں جل کر راکھ کی ڈھیری ہی ہو جائے گا تب۔

دیکھ لے ان کے بنا روتی سدا دن رین ہوں
وہ ادھر بے چین ہوں گے میں ادھر بے چین ہوں

کیشنی :- اچھا راجکماری ایک بات بتاؤ اور میرے من میں بھرم ہے سو مٹاؤ جتنی تم ان کے ویوگ میں دکھی ہو کیا وہ بھی اتنے دکھ پاتے ہوں گے۔ میرے خیال میں تو آنند کے تار بجاتے ہوں گے۔

دمینتی :- ہاں یدی میں یہ سن پاؤں کہ وہ سکھی ہوں گے تو میں بھی سکھی ہو جاؤں۔
میں سکھی نتیہ ہی رہوں سکھ ان کو مل جائے
تو ہردے کی یہ کلی مرجھائی کھل جائے

کیشنی :- اچھا تو یہ چوڑیاں پہن کر اپنے ہاتھوں کو سجاؤ۔

دمینتی :- پرنتو ہاتھ تو پتی سیوا میں ہی شوبھا پاتے ہیں۔

کیشنی :- اچھا تو یہ کرن پھول پہنو جن سے کان شوبھا پائیں گے۔
دمینتی :- کان کرن پھول سے نہیں بلکہ پتی آگیا سننے سے پوتر ہو جاتے ہیں
ناری کا شرنگار بن مانا کہ سُنا گات ہے
پر سبھی شرنگار پتنی کا پتی کے ساتھ ہے
کیشنی :- پرنتو راجکماری اُچیت تو یہ تھا کہ دکھ میں سُکھ میں تمہیں ساتھ رکھتے۔ اس پرکار بن میں اکیلی چھوڑ کر نہ جاتے اتنا تہلکہ من کو نہ دکھاتے۔
دمینتی :- تو تمہارا مطلب یہ ہے کہ وہ بھول گئے تو میں بھی بھلا دوں کیا ایسا کر کے اپنے پتی ورت دھرم کو مٹی میں ملا دوں۔
بن پتی کے ستی کی دنیا میں مٹی خوار ہے
جو کرے پتی دھیان تو سنسار سے وہ پار ہے
دوسری داسی :- (پرویش کر کے) راجکماری جی بدھائی ہے۔ ایک برہمن نے مہاراج کا پتا پا کر یہاں خبر سنائی ہے۔ وہ دوارے پر آیا ہے، رام دہائی مہاراجا نل کا پتہ لایا ہے۔
دمینتی :- (کر جوڑ کر) دھنیہ پرماتما آج کیسی سندر گھڑی آئی جو پتی دیو کی سوچنا پائی، جا شیگھر جا۔ ان براہمن دیوتا کو یہاں ہی بلا لا۔
داسی :- جو آگیا، جاتی ہوں اور انھیں ساتھ لوالاتی ہوں۔
(پرستھان)
کیشنی :- لو راج کماری اب تو تمہیں خوش ہو جانا چاہئے اور نہا دھو کر وستر آبھوشنوں سے تن کو سجانا چاہئے۔

دمینتی :- پرنتو جب انھیں نینوں سے نہاروں گی۔ تب یہ جوگیا وستر اور آبھوشن بھی اتاروں گی۔

(داسی کے ساتھ ایک براہمن کا آنا)

دمینتی :- مہاراج پرنام لیجئے۔

براہمن :- سو بھاگیہ وتی ہو۔

دمینتی :- مہاراج کہاں سے آئے ہو، کہو کیا سماچار لائے ہو۔

براہمن :- میں تمہارے آدیش انوسار جس جگہ جاتا تھا۔ آپ کی بنائی ہوئی کوتا سناتا تھا۔ جب ایودھیا نریش مہاراجہ رتوپرن کی آشو شالہ میں پہنچکر میں نے یہ کوتا سنائی تو اس کے سارتھی جن کا کہ نام واہک تھا۔ اس کی آنکھ بھر آئی۔ تو اس نے پُن سنانے کا آدیش کیا میں نے پن سنائی۔ بس پھر کیا تھا وہ بہت رویا، اور بہت ہی آنسوؤں سے مکھ دھویا اور کہنے لگا کہ جو ستی پتی پرائن ہوتی ہیں کہ وہ پتی کے کشٹ دینے پر بھی کبھی پتی کی نندا نہیں کرتی ہیں۔ چاہے وہ کتنا ہی دکھ بھرتی ہیں بے چارہ پتی بھی کہیں دکھ سہتا ہوگا۔ جاؤ ستی کو سمجھانا۔

جیسے ندی ناؤ کا ہو جاتا سنیوگ

تیسے ہی پن آ ملے کرو نہیں کچھ سوگ

کیشنی :- تب تو وہ کوئی چتر اور ودوان ہی جان پڑتا ہے

دمینتی :- (سوئم) سمجھی سوامی ہی دکھلاتے ہیں اور سارتھی بن کر اپنا برا سمے بتاتے ہیں (پرگٹ) ہاں کچھ اور بتائیے۔ مہاراج یدی انھوں نے کچھ اپنا پرچے دیا ہو تو سنائیے۔

براہمن :- نہیں انہوں نے اپنا کچھ پریچے نہیں سُنایا۔ کیول اپنا نام سارتھی واہک بتایا، پرنتو میرا ہردے یہ کہتا ہے کہ اصلی نہیں اس نے مجھ سے چھپایا۔

دمینتی :- ٹھیک مل گیا ان کا پتہ مل گیا۔

رانی :- (اچانک آکر) پرنتو بیٹی کیسے آئے شیگھر بتاؤ کہ اب کیا کیا جائے۔

دمینتی :- اُپائے اُپائے تو یہی ہے کہ مہاراج رتوپرن کے یہاں میرے دوسرے سویمبر کا نمنترن بھیجا جائے گا۔ تو وہ ساتھ میں سارتھی کو بھی لائیں گے۔ جب وہ یہاں آئیں گے تو میں پریکشا سے جان لوں گا۔

رانی :- یدی نل نہیں کوئی اور ہوا تو بڑا غضب ہو جائے گا۔

دمینتی :- ماتا تم اس بات کی چنتا مت کرو کیونکہ ہمارے بڑے دن سماپت ہوئے پرتیت ہوتا ہے۔ اب ہمارے بڑے دن سماپت ہوئے پرتیت ہوتا ہے۔

رانی :- اچھا جو اچھا

دمینتی :- مہاراج آج تو بشرام اور کل پرات کل اُٹھتے ہی ایودھیا کو جاؤ اور میرے دوسرے سویمبر کی سوچنا مہاراج رتوپرن کو پہنچاؤ۔

براہمن :- جو آگیا۔ (ایک اور براہمن کا اور دوسری اور سب کا پرستھان)

انک تیسرا

درشیہ پانچواں

سمشان مارگ

(نل کا رتھ ہانکتے ہوئے تیزی سے آنا)

رتوپرن :- واہک رتھ ٹھہراؤ رومال گر گیا ٹھہر جاؤ۔

نل :- مہاراج ایک رومال کے لئے نہ ٹھہرئیے۔ یہ امولیہ سمے کیول
اتنی سی بات پر نہ گنوائیے۔ جہاں رومال گرا تھا وہ جگہ یہاں سے
دور نکل گئی۔ کیونکہ رتھ بہت تیزی سے جاتا ہے۔ اب کیا مہاراج
وہ ہاتھ آتا ہے۔ اِدھر سوریہ بھی استاچل کی اور بڑھتا چلا جاتا
ہے اور پھر شوریہ است سے پہلے ودربھ جانا ہے۔ اس لئے ویرتھ
کیوں دیر لگاتے ہیں۔

رتوپرن :- اچھا ہم نے تم کو دیوت ودیا میں نپُن بنا دیا۔ اور وہ مہامنتر
بھی تم کو بتا دیا۔ اب اس سامنے کی جھاڑی کے پیچھے جا کر اس
مہامنتر کی سپھلتا کی پریکشا کر سکھ پاؤ۔ اگر یہ سپھل ہو جائے گا۔ تو
تمہارا اکلیان اور دشمن کا اپمان ہو جائے گا۔

نل :- جھاڑی کے پاس جا کر (سوگیم) کیا میں اس ودیا سے لابھ پا سکتا
ہوں اک پانی بندو سے ہردے کی پرچنڈ جوالا کو بجھا سکتا ہوں
نہیں کداچیت نہیں میرا ہردے بھبک رہا ہے۔ مجھے سنسار
ایک کنٹک کی بھانتی کھٹک رہا ہے۔ میں بھکاری ہوں مجھے
کون بھکشا دیتا ہے بس بس نل اب تو سنسار میں کیا لیتا ہے
ٹھیک یہ اکانت ستھان ہے۔ یہاں اور کوئی نہیں کیول ایک
تیری جان ہے بس اپنی گردن پر خنجر کا وار کر اور اس کشٹ سے
بیڑا پار کر۔

جھوٹی دنیا سے تو نل چل اب جھوٹا ناتا توڑ دے
کیا دھرا ہے اس جگت میں اس کی آشا چھوڑ دے

اکٹار مارنا چاہتا ہی ٹپلنے کی آواز پر کلیگ کا پرگٹ ہو کر مہاراج نل کا
ہاتھ پکڑنا۔

کلیگ :- مہاراج نل میں شرن ہوں مجھے چھما کیجئے۔ آپ چھتری ہیں شرن آئے کو چھما دان دے یش لیجئے۔

نل :- اچھا میں نے تمہیں چھما کیا، اب بتا تو کون ہے اور تو نے میرا ہاتھ کیوں پکڑ لیا۔ دُکھ سے نکت پا رہا تھا پرنتو تم نے مجھے اس دُکھ کے پاسے میں کیوں پکڑ لیا۔

کلیگ :- بس مہاراج اب آپ ایسی دھارنا مت دھاریئے اور دھیرج کر روس کو نار یئے مہاراج۔
شانت سے کام لیجئے۔ آپ سارے جگت میں وکھیات ہوئے سچی ہان لیجئے۔ مہاراج آپ دھرم دھاری ہیں اور یہ کلیگ، آپ شانت مورتی ہیں اور میں پاپتما اور بھکاری واستو میں آپ اُچ ورتی کے مہان آتما ہیں اور میں نیچ ہوں۔ میں بھول میں تھا۔ میں نے آپ کے جاننے میں غلطی کھائی جو آپ کو اتنی تکلیف پہنچائی۔
کر دیا کیجے چھما تم ہی دیا کے دھام ہو
ایسا ہے ہوا امرتا کی ورشٹی اور تمہیں آرام ہو

نل :- کرو دھا دیش میں پرنتو میں نے تمہیں کیا ستایا تھا۔ میں نے تمہارا ہردئے دُکھایا تھا، جو تم نے مجھے اتنا ستایا۔ اور اتنی آپتی میں پھنسایا جو ناحق مجھے بھکاری جواری اور نوکر بنایا اور میری پران پیاری دمینتی کو مجھ سے چھڑا دیا۔ اور ناحق امرتا پان کرنے کو وش پلا دیا۔ بتا بتا چنڈال ان باتوں سے تجھے کیا مل گیا۔

نیتہ سوتے جو رہے بستر لگا کر پھول پر
تو نے وہ ناحق سلائے کنٹکوں اور شول پر

کلیگ :- (ونتی پوروک) نہیں مہاراج آپ نے میرا کچھ بھی نقصان نہیں کیا۔ میں نے تو ابھیمان کے وش ایسا کیا۔ جو ناحق آپ کو دکھ دیا، میں نے آپ کو سادھارن منشیہ جان کر مجھے ابھیمان دجلن نے آدبایا۔ بس میں نے دواپر کو ساتھ لے پشکر کو بہکایا۔ دواپر تے اُسے کپٹ کے پاسے دے کر آپ کو ہرایا۔ ہاں شوک آپ کو ناحق اتنا ستایا۔

نل :- جا چنڈال کال وکرال ایک بڑا سادھو کو ستا کر، بتا تو نے کیا پایا۔ چنڈال آ تو ... مجھے شا

کلیگ :- چھما مہاراج دیا جب آپ مجھے ابھیے کر چکے تو وچن کو نبھاؤ۔ ناحق مجھے سراپ دے کر اپنے نام کو کلنک نہ لگاؤ مہاراج میں نے جیسا کیا۔ اس کا ڈنڈ پا لیا، ستی کی ستیہ اگنی سے جل کر ڈنڈ پا چکا، اب آپ چھما کریں۔ کیونکہ میں آپ کی شرن میں آ چکا۔

بھلائی نیتہ کروں گا اب برائی کو مٹا کر کے
شرن ہوں آپ کی بخشو مجھے اب تو دیا کر کے

نل :- ارے دیا اور تیرے جیسے چنڈال پر، نہیں نہیں کبھی نہیں جو تم پر دیا لائے گا۔ تو وہی یم راج کا گود کھلائے گا۔ میں تجھ پر کبھی دیا نہیں لاؤں گا، تم دیا دیا مت کرو۔ مرو اس پاپ کی آگ میں جل کر مرو۔

کلیگ :- دیا ہے دیا کے اوتار مجھ پر دیا کرو (پاؤں پکڑ کر) مجھے پران ڈنڈ نہ دیجئے۔ جب کرکوٹک سے کاٹنے نے جلا دیا اور مہاراج رتوپرن کے مہامنتر نے تو مجھے بہت ہی ستا دیا۔ جس پر آپ نے کٹار اٹھائی تو میری اور بھی بہت طبیعت گھبرائی ایک دم میری پرچھائی آپ پر نہ رہنے پائی۔ اب مجھے داس جان کر دیا کیجئے۔ آپ پروپکاری ہیں مجھ پر اپکار کیجئے۔

نل :- اچھا جا تو نے چھل سے ابھے دان کرا لیا۔ نہیں تو جلا کر خاک بنا دیتا، جا پرنتو اب کسی کو ایسا مت ستانا اور ناحق کسی شدھ آتما کو مت ستانا۔

بروں سے بھی بھلا ویوہار کرنا ہمیں نے سکھایا ہے
دھرم کے ہیت ہی ہنس کر کے مرنا ہمیں نے سکھایا ہے

کلیگ :- اچھا مہاراج تمہاری سدا جے ہو۔ مہاراج آپ نربھے ہو کر لائیے اور ستی دمینتی کو درشن دے کر اس کا دکھ مٹائیے اور کل پشکر کے پاس جانا اس کو ڈنڈ دے کر اپنا راجیہ پانا اور جو ستی دمینتی و دھرم دھاری نل کا نام پرات سمے کال لے گا اس کو کلیگ کبھی دکھ نہ دے گا۔ اس کے پاس بھی نہیں جاؤں گا۔ یہ میری آشیرواد ہے اسے مت بھلانا۔

نل :- مہاراج آپ کی دیا سے آپ کے مہامنتر دوارہ بڑے دکھوں سے مکتی پائی۔ اتھانت آپ کی دونوں ودیا کام آئی۔ آئیے رتھ میں بیٹھ جائیے۔ دیر مت لگائیے۔

رتوپرن :- ہاں ہاں یہ لیجئے ہانکئے

(دونوں کا رتھ پر سوار ہو جانا رتھ کا تیزی سے پرستھان کرنا)

انک تیسرا درشیہ چھٹواں

استھان راج بھون

(کیشنی اور دمینتی کا وارتالاپ کرتے پرویش)

کیشنی :- کیوں راجکماری واہک کو پہچان لیا۔

دمینتی :- ہاں ہاں جان لیا۔ خوب پریکشا کر کے دودھ اور پانی چھان لیا۔ ایک بار تو بھی اور جا اور ساتھ میں دونوں بالکوں کو لے جا۔ باتیں بلاؤ اور آتی بار تھوڑا بھوجن بھی لیتی آئیے، بھوجن کا دیکھ کر سارا بھرم مٹا لونگی۔

کیشنی :- جو آگیا

(پرستھان)

پٹ پریورتن ہونا اشو شوالا میں نل کا بھوجن کھلے۔ بیٹھنا کیشنی کا دونوں بچوں کو دیکھ کر ٹک ٹکی لگانا دیکھتے ہی رہ جانا)

کیشنی :- مہاراج واہک میں پرنام کرتی ہوں۔ چھما کیجئے اور میں جو پرشن کروں ان کا اُتر بتا یوگیہ دیجئے۔

نل :- ہاں ہاں پرشن کا اُتر لیجئے۔

کیشنی :- یہی کہ مہاراج نل کو کہیں دیکھا ہو تو بتاؤ۔

دونوں بالک :- ہاں ہم اناتھوں کو سناتھ کریش پاؤ۔ بتاؤ ہمارے پتا جی کا کچھ پتہ بتاؤ۔

نل :- (اشرو پونچھتے ہوئے) نہیں پیارے بالکوں میں نے تمہارے ہاں تمہارے پتا کو نہیں پایا۔ آہ میں تمہارے پتا کا کیا پتہ بتاؤں، نہیں نہیں کہیں نہیں، میں نے ان کا پتہ کہیں نہیں پایا

سوچ سے پاگل بنے ہوں گے کہیں اذار میں
بن میں بستی میں پہاڑوں میں گلی بازار میں
کیا کہوں رکتی زباں ہے اب میری گفتار میں
وہ غریبی کاٹتے ہوں گے کہیں سنسار میں
(ایک دم بچوں سے لپٹ جانا اور رونا)

کیشنی :- ہیں یہ کیا بات ہے اس طرح رونا لپٹ کر بالکوں کے ساتھ۔

نل :- (سویم) آہ کیوں روتا ہوں، کیا بتاؤں، کیسے اس پاپی کلیجے کو چیر کر دکھاؤں (کچھ سوچ کر) نہیں نل ابھی سمے نہیں آیا۔ تھوڑا صبر کر (پرگٹ) کیشنی میرے بھی ایسے ہی دو بالک ہیں بہت دن سے نہیں ملا۔ اس لئے میری چھاتی بھر آئی اور ان کی یاد ایک دم سے آ گئی یہ اس پاپی کال کی مایا ہے اس لئے ہی کرودھ آیا ہے

دونوں بالک :- آہ ہمیں بھوک نے ستایا۔ ابھی تک بھوجن نہیں پایا

کیشنی :- بھئی تھوڑی دیر اپنے من کو دھیرج دے لو۔ انیہ تھا ساتھی جی سے لے لو۔

نل (سویم) ہے بھگو! ان کو پلٹ جا ہے دھرتی ماتا تو پھٹ جا جو میں تجھ میں سما جاؤں۔ آخر یہ رنج اور یہ اپنے جگر کے ٹکڑوں کا دکھ کیسے سہہ جاؤں۔ آہ دم گھٹا جاتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے (کچھ سوچ کر) پرنتو نل نہیں اپنا بھید مت بتا۔ یہ میری سسرال ہے۔ ان کو اپنی یہ حالت مت دکھا۔ اور پھر کچھ سارتھی بننے کا بھی کچھ دلمیں

خیال لا، تھوڑا سا بھوجن دے کر قصہ مٹا۔

(بھوجن دینا کیشنی کا دونوں بچوں کو لے جانا اور پھر کیشنی اور دمینتی کا آنا، دمینتی کا سہسا نل کے چرنوں میں گر جانا)

دمینتی:- سوامی، سوامی پران دھار ہردیشور۔

نل:- (آنسو بہا کر اور دمینتی کو سینے سے لگا کر) پریے اہاں پران ڈبھے ...... ہیں ...... ہیں ...... نہ ...... ہی۔

دمینتی:- پران دھار میرے اپرادھوں کو چھما کیجئے، میری تروٹیوں پر دھیان نہ دیجئے، سوامی اپنے درشنوں سے سنہال ہی

نل:- نہیں دمینتی تو نہیں ہوں، اپرادھی تو میں ہوں چھما پرنتو چھما۔

دمینتی:- نہیں اس میں کسی کا کیا دوش کرم گتی کبھی ٹالے سے نہیں ٹلتی۔

نل:- دھنیہ ہو دیوی تم واستو میں بھارت کی للناؤں میں سرو شرومنی ہو. بھارت کی شان تمہارے جیسی پتی برتا ستریوں سے ہی ہے۔

تم سی پتی برتاؤں سے ہی دیش کی اتی شان ہے
ہو جہاں تم سی ستی وہ گرہ بھی سورگ ستھان ہے

کیشنی:- آج ہوا آنند گگن سے گھڑی سہانی آئی ہے
آج دیش کے کونے کونے میں تم نے ہی کیرتی پائی ہے
کشٹ سہے پر دھرم نہ چھوڑا ہمت کر دکھلائی ہے
راج کماری بہت روز کی کھوئی وستو پن پائی ہے
چندر چاندنی ہوئی ہر طرف چاہک لتا ہرشائی ہے
دھنیہ دھنیہ پربھو پیر کہتے سب آج بدھائی ہے

(سب کا سہرش پرستھان)

انک تیسرا

درشیہ سالواں

نشد ھیش کا راج دربار

سبھاسدوں کے ساتھ شنکر کا راجیہ سنگھاسن پر بیٹھے نظر آنا۔

شنکر:- آہا۔ اُڑاؤ۔ اڑاؤ خوب اُڑاؤ شراب کے دور خوب اُڑاؤ۔ پیو، پلاؤ، اور مست ہو جاؤ۔ یہاں تک جیون نے لطف اٹھاؤ۔ کہ خود بھی شراب بن کر نالیوں میں بہہ جاؤ جو سب عیش و آرام کے لطف ہوتے ہوئے بھی اس کا سامان نہیں اٹھاتے۔ تو اول درجے کے بیکار اور بیوقوف ہوتے ہیں۔ جب ایشور نے کیس نہیں میری قسمت کی ہوشیاری اور دغابازی و مکاری نے مجھے راجا بنایا ہے۔ اور اپنے باپ کا بدلہ اپنے بھائی سے چکایا ہے تو میں کیوں نہ جیون کے مزے اُڑاؤں

جہاں میں مجھ سا بھی نہ ہوگا جہاں باز کوئی
فطرت میں دمکاری میں جعل ساز کوئی
کون میری طرح حاصل کرے گا راج کوئی
عمر کھو کر بھی نہ پائے گا ویکتی کوئی

بلدیو:- مہاراج کا دبدبہ رعب و اقبال یہاں کا بچہ بچہ جانتا ہے آپ کے حکم کی سختی کو ادنیٰ و اعلیٰ جانتا ہے۔ یدی آگیا ہو تو ایک دور میں بھی چڑھاؤں۔ اور کسی گانے والی کو بلاؤں۔

شنکر:- ہاں ہاں بلاؤ۔ یہی جیون میں آنند ہے اور اُڑاؤ اُڑاؤ

رنگ جماؤ۔

بلدیو:- ہو آگیا۔

(جانا اور گانے والی کو لانا

پشکر:- بھئی خوب حسن تو بے مثال ہے۔

ہیرا طبلچی:- اجی حضور گانے میں بھی کمال ہے۔ سنئے اور پھر کو دیکھئے

مگر حضور کی خیر ایک دور

مجھے ...... بھی

بلدیو:- ارے یہ کیا کچھ گایا نہ بجایا پہلے ہی دور کا رنگ جمایا۔

گائن

جب قدم ہمنے رکھا تھا حسن کی سرکار میں

ہر وقت رہنے لگے تھے بس اسی بازار میں

عشق کی پہلی ہی منزل جاں لبوں پہ آگئی

ہوگیا دنیا کی نظروں میں ذلیل و خوار میں

اس قدر جوش جنوں پیدا ہوا دل میں مرے

زندگی بے کار تھی اور خود ہوا بیکار میں

دیکھتے ہی دیکھتے وہ رنگ پکڑا عشق نے

کیا کہوں کیا ہو گیا جیسے لگا بیمار میں

جب تلک دولت رہی کہلاتے تھے سب ہی لاڈکر

بس گنا جانے لگا یاروں سے بڑھ کر یار میں

لٹ گئی دولت تو سارے دوست دشمن بن گئے

کر دیا بدنام رسوا بس بھرے بازار میں

مل کے مجھ سے کھائی چغلی ہو گئے ہمراز سب
اپنے بیگانے ہوئے ڈوبا یوں ہی منجدھار میں
ہنستا ہرگز بھی نہیں جو ہوتے پکے قول کے
بے وفا پایا جو ان کو ہو گیا لاچار میں
کیا کرے گا، چندر، یہ تو اپنے اپنے ہیں نصیب
بے وفائی بے رخی سے ہو گیا ہوشیار میں

پشکر:- واہ وا خوب کہتے تو خوب اس اشعار میں بے وفا یار اور دغاباز رشتہ داری کی خود غرضی کا صاف اظہار کر دیا۔ بلکہ کچے دل کے معشوقوں کی ٹیں ٹیں سے بچنے کے لئے ہر ایک بے خطا بے قصور جاں باز کو ہوشیار کر دیا۔ میں تم سے بہت ہی خوش ہوں۔ یہ ہار انعام میں جاؤ (طبلچی کی اور دیکھ کر) اور تم بھی یہ شراب کے بچے بچائے دور بھی اٹھاؤ۔

سازندے:- مہاسیٹھ کے بول بالے بنے رہیں۔ ہم تو ان داتا کی خیر مناتے ہیں، آپ لوگوں کے بچے کھچے ٹکڑے ہی کھاتے ہیں۔
(پرستھان)

دوار پال:- (پرویش کرتے ہوئے) مہاراج غضب اور اندھیر شیروں کی سینا لے کر آن پہنچا شیر۔

پشکر:- ارے پاگل سڑی ہے، دیوانہ ہے کیسا شیر کیسا اندھیر، صاف صاف بتا۔ بات کیا ہے ذرا آگے آن کر سنا۔

دوار پال:- مہاراج ایک بڑی سینا سمو کو ساتھ لئے نل ادھر آتے ہیں مہاراج۔

پُشکر :- آنے دو، وہ جو کچھ اور لائے گا تو وہ بھی مجھے دے جائے گا۔
آؤ تم نہ گھبراؤ دیکھا جائے گا۔

جانتا کچھ وہ نہیں پیسوں کا اُلٹا پھیر ہے
چھین لوں گا جو کچھ اب یہاں کیا دیر ہے

نل :- (پردلیش کرتے ہوئے) بھائی پُشکر تم مت ڈرو۔ میں لڑائی لڑنے
نہیں آیا ہوں تم کچھ فکر مت کرو۔ سینا کو دیکھ کر بھئے مت کھاؤ
میں تو جوا کھیلنے آیا ہوں۔ آؤ ایک بار داؤ اور لگاؤ۔

پشکر :- یدی یہ وچار ہے تو پشکر بھی تیار ہے۔ (سیوک سے)
جاؤ چوپڑ لے آؤ۔ آؤ بھائی بیٹھ جاؤ۔ (چوپڑ بچھانے کے بعد)
لو جوئے میں کیا لحاظ جو کچھ لگانا چاہتے ہو لگاؤ۔

نل :- بھائی میں بار بار نہیں ایک بار ہی قسمت آزماتا ہوں۔
اور ایک ہی داؤ پر وِدربھ دیش کا راجیہ پاٹ، کوش، ہاتھی،
گھوڑے، سینا، وستر آبھوشن سب لگاتا ہوں۔

کرم ہے یہ نیچ اس کو کیا کروں ہر بار میں
ایک ہی بس داؤ پر کرتا ہوں وارا پار میں

پشکر :- تو بہت اچھا میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ اور میں بھی سمست
راجیہ کوش وستر ابھوشن ہاتھی گھوڑے سینا سب لگاتا
ہوں۔

(نل کا الھیان میں سب کچھ لگا دینا اور نل کا پانسہ پھینکنا۔ اور مہاراج
نل کا جیت جانا۔ پشکر کا گھبرانا)

نل :- دیکھ پشکر آج تمہارا بھاگیہ وپریت تمہاری ہار اور میری جیت

اسے کوئی آؤ - اور اس بھائی کے روپ میں قصائی اور اول درجے کے انیائی کی اُلٹی مُشکیں چڑھاؤ - اور ابھی بندی گرہ میں لے جاؤ - صبح دیکھا جائے گا - اور سر بازار اس کو اس کی کرنی کا دنڈ دیا جائے گا -

سپاہیوں کا شنکر کو پکڑ لینا اور شنکر کا کانپ اُٹھنا -

شنکر :- چھما کرو بھائی میں چھما چاہتا ہوں - میری بھول کی چھما دو - میرے اپرادھ کو من میں مت لاؤ -

پہلے کچھ سوچا نہیں پاپوں کا پر نام
انیائی ہوں پنچ ہوں چھما کرو سُکھ دھام
چھما بھکاری دُوار پر مانگے کھڑا اعلام
دھرم کرم کو بھول کر پایا یہ انجام

نل :- شنکر بھیا شنکر - یاد کرو - میں تمہارا وہی بھائی ہوں جس سے پتلے تمہارے اچار وچار دیکھ کر دیش سے نکالا - پرنتو میں نے پھر بھی تمہیں پورا اج بدے کر سنبھالا تو نے کچھ دیکھا نا بھالا - آج بھی تیرے اپکاروں کے بدلے اپکار کرتا ہوں - اچھا میں تمہیں معاف کرتا ہوں -

شنکر :- (سویم) شرم کر ذرا چاری، شنکر شرم کر، تو نے بھائی سے دغا کر کے پاپ کمایا - پتا جی کی آگیا کو ٹھکرایا - بڑے بھائی کو میری حالت پر ترس آیا -

آج ظاہر ہو گئی تو بھی تیری اشیلتا
سورگ میں لے جائیگی انسانیت اور شیلتا

نل :- دھنیہ اس جگدیش کو جس نے ہتھر کو جوک لگادی اور بدھی ٹھیک بنادی۔ آ بھائی آ میرے ہردے سے لگ کر بھائی بھائی کا ملنا۔

دمینتی :- آج مبارک ہو تمہیں دھنیہ دوں تم آپ دھنیہ پربھو بچھڑوں کا پن کروادیا ملاپ

پشکر :- دیوی دمینتی یہ پاپی چرن میں مستک نواتا ہے۔

دمینتی :- راج کمار تمہارا کلیان ہو

پشکر :- بھائی آپ اپنا راجیہ سنبھالئے۔

نل :- یدی تمہارا یہ وچار ہے تو مجھے سویکار ہے

سب سبھاسد :- بدھائی ہے بدھائی ہے۔

(سب کا موشن میں ہو جانا دیوتاؤں کا پشپ ورشا کرنا جے گھوش کے شبدوں سے ساری سبھا کا گونج اُٹھنا اسی اوسر پر پردے کا پھٹنا۔ بھگوان کرشن کا درشن آنا)

اِتی سماپت

مفید عام کتابیں

رازِ صحت: اس کتاب میں حفظانِ صحت کے زریں اصول اور قدیم لوگوں کی طویل عمر کا راز سچی خوشی اور حقیقی مسرت حاصل کرنے کے ذرائع لکھے گئے ہیں۔ اگر حفظانِ صحت کے اصول پر عمل کیا جائے تو اس کا مزہ اٹھا سکتا ہے وہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا۔ اس میں تندرستی کے متعلق جس قدر بھی ہو سکا ہے۔ معلومات درج کردی گئی ہیں ضرور فائدہ اٹھائیں۔ یہ کتاب سچی خوشی کا دروازہ کھول دیگی قیمت دو روپے (عہ) ڈاک خرچ الگ

درزی ماسٹر (مدد گار درزیان) مصنفہ ماسٹر بدری پرشاد جس کو پڑھکر کم پڑھی عورتیں بھی گھر کا ہر قسم کا کپڑا کاٹنا اور سینا سیکھ جاتی ہیں۔ آجکل کے نئے نئے فیشن اور ہر قسم کے ڈیزائن کے بوشرٹ وغیرہ اس میں کاٹنے کے طریقے بتائے گئے ہیں۔ اور اس سے ایک معمولی آدمی بھی ٹیلر ماسٹر بن سکتا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اپنے اور اپنے بال بچوں کے کپڑے گھر ہی میں سل جاویں۔ تو یہ مفید کتاب منگوا کر رکھیں قیمت ڈھائی روپے ڈاک خرچ الگ

اکبر بیربل وِنوڈرا: ۲۵۶ صفحات کی کتاب ہے جس میں اکبر بیربل کے چٹکلے اور پُر لطف کہانیاں ہیں۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے ڈاک خرچ الگ۔

دیہاتی پستک بھنڈار چاوڑی بازار دہلی ۶

(گھنہ لکھنو پریس دہلی)